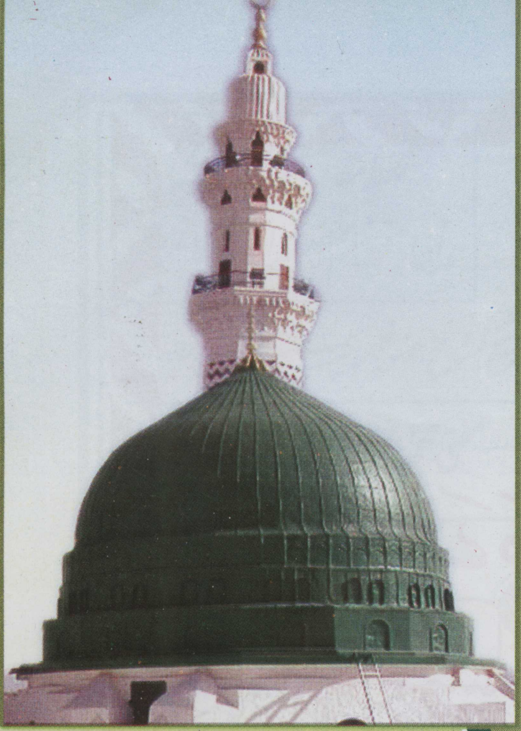
الصلوٰۃ والسلام علیک وعلیٰ اٰلک واصحابک سیدی یارسول اللہ

ماہنامہ
اہلسنّت
گجرات پاکستان

چیف ایڈیٹر: محمد مسعود قادری

INTERNATIONAL

ذوالقعد الحرام 1438ھ
بمطابق
اگست 2017ء



درسِ قرآن

حج کے فضائل و مسائل اور مقامات و اصطلاحات کی تشریح

پیشوائے اہلسنت، استاذ العلماء پیر محمد افضل قادری

درسِ حدیث

حاجیو! آؤ شہنشاہ کا روضہ دیکھو

پیشوائے اہلسنت، استاذ العلماء پیر محمد افضل قادری

دارالافتاء

- اذان کون پڑھے؟
- داڑھی منڈوانے والے کے پیچھے نماز ہو جاتی ہے؟
- عورت کا محرم کے بغیر سفر کرنا کیسا ہے؟

مفتی محمد عبدالسلام ہاشمی نقشبندی

شرح سلامِ رضا

مصطفیٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام

مولانا شہزاد احمد مجددی چوراہی

قاری محمد حبیب قادری رضوی رحمۃ اللہ علیہ حیات و خدمات

مولانا محمد افضال حسین نقشبندی

آہ. آہ. شوکتِ اہلسنّت شمعِ مسلکِ اعلیحضرت...

ایڈیٹر محمد جمیل اعظمی

بسم الله الرحمن الرحيم

مَوْلَایَ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا

عَلٰی حَبِیْبِكَ خَیْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمِ

هُوَ الْحَبِیْبُ الَّذِیْ تُرْجٰی شَفَاعَتُهٗ

لِكُلِّ هَوْلٍ مِنَ الْاَهْوَالِ مُقْتَحِمِ

مُحَمَّدٌ سَیِّدُ الْكَوْنَیْنِ وَالثَّقَلَیْنِ

وَالْفَرِیْقَیْنِ مِنْ عُرْبٍ وَّمِنْ عَجَمِ

فَاِنَّ مِنْ جُوْدِكَ الدُّنْیَا وَضَرَّتَهَا

وَمِنْ عُلُوْمِكَ عِلْمَ اللَّوْحِ وَالْقَلَمِ

صلی اللہ تعالٰی علیہ وعلٰی اٰلہٖ واصحبہٖ وبارك وسلم

علم تحقیق کا شاہکار شاندار مجلہ

الصلوٰۃ والسلام علیک وعلیٰ آلک واصحابک سیدی یارسول اللہ

ماہنامہ اہلسنت گجرات پاکستان

INTERNATIONAL

ذوالقعدۃ الحرام 1438ھ بمطابق اگست 2017ء

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

تحفظِ مقامِ مصطفیٰ ﷺ کا نقیب
اور نفاذِ نظامِ مصطفیٰ ﷺ کا علمبردار

حسنِ ترتیب

قیمت فی شمارہ	زر سالانہ	U.K	U.S.A
30 روپے	360 روپے	20 پاؤنڈ سالانہ	40 ڈالر سالانہ

عرب امارات
100 درہم سالانہ

پبلشر محمد مسعود قادری پرنٹر سلیمان تیمور مقام اشاعت الجامعۃ الاشرفیۃ علی مسجد مرکزی گجرات

خط و کتابت اور ترسیل زر کا پتہ: دفتر ماہنامہ "اہلسنت" الجامعۃ الاشرفیۃ علی مسجد مرکزی گجرات

حمد و نعت

میں تو جب ڈوبنے جاؤں، وہ بچانے آئے
بھول کر بھی جو گروں، مجھ کو اٹھانے آئے

جب بھی حالات کٹھن سخت زمانے آئے
اس کو سوچا تو سکوں خواب سہانے آئے

چھوڑ دیتا ہے کبھی اور تڑپ کی خاطر
دل سلگ اٹھے تو رحمت کو بہانے آئے

اپنی تخلیق بگڑنے نہیں دیتا ۔ ہر دم
حسنِ تازہ میں نئے رنگ بسانے آئے

میں کسی اور چلا ساتھ رہا ہے میرے
راہ بھولوں تو مجھے راہ دکھانے آئے

رات بھر ہوتے رہے درد کے خلعت تقسیم
کون جاگا ہے، کسے ہاتھ خزانے آئے

اُس کی دہلیز سے قائم رہی نسبت، کعبیؔ
جب بھی اُٹھے سرِ تسلیم جھکانے آئے

(جل جلالہٗ)

کرتا ہے دل یہ تجھ سے مناجات یا نبی
مجھ پر کرم کی تیرے ہو برسات یا نبی

دنیا کی مشکلوں سے پریشاں نہ ہو کبھی
پیشِ نظر ہے جس کے، تری ذات یا نبی

چشمِ کرم سے اس کو ہے سلطاں بنا دیا
جس پر ہوئی ہیں تیری عنایات یا نبی

کر لیجیے شمار اِنھی میں مرا، حضور
کرتے ہیں جو ثنا تری دن رات یا نبی

دل میں تری ثنا ہو لبوں پر درود ہو
اسوہ ترا ہو شمعِ خیالات یا نبی

سورج کو تو نے پلٹا تو مہتاب کو دولخت
تسلیم تیرے وصف و کمالات یا نبی

کعبیؔ کی میرے آقا یہی آرزو ہے بس
ہو جائے تجھ سے ایک ملاقات یا نبی

(صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم)

پروفیسر منیر الحق کعبیؔ

اداریہ

آہ. آہ. شوکتِ اہلسنّت شمعِ مسلکِ اعلیٰحضرت...

مولانا حسن علی رضوی (میلسی)

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

انہیں جانا انہیں مانا نہ رکھا غیر سے کام
للہ الحمد میں دنیا سے مسلمان گیا

جو بادہ کش تھے پرانے وہ اٹھتے جاتے ہیں
کہیں سے جام بقائے دوام لا ساقی

ابھی پاسبان وترجمان مسلک اعلیٰ حضرت علامہ مفتی ابوداؤد مولانا الحاج محمد صادق صاحب قادری رضوی بانی ماہنامہ "رضائے مصطفیٰ گوجرانوالہ" اور مجاہد مسلک اعلیٰ حضرت علامہ سید شاہ تراب الحق قادری رضوی قدس سرھما کی المناک رحلت کی یاد میں بہنے والے آنسو خشک نہ ہوئے تھے کہ خانوادہ رضویہ کے ایک اہم جلیل القدر فرد اور اسلاف کی یادگار شوکت اہل سنت، شوکت ملت، شمع مسلک اعلیٰ حضرت، مولانا الحاج پیر شوکت حسن خان صاحب نوری قادری برکاتی رضوی رَحۡمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیۡہِ بھی اس دورِ قحط الرجال میں ہم سُنّیوں رضویوں کو داغ مفارقت دے گئے اور رحلت فرما گئے ۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔

جب تری یاد میں دنیا سے گیا ہے کوئی
جان لینے کو دلہن بن کے قضا آئی

حضرت ممدوح معظم پیر طریقت رَحۡمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیۡہِ کے آباؤ اجداد آنگا چاند پور ضلع پیلی بھیت شریف کے رہنے والے تھے آپ کی ولادت باسعادت ۱۹۲۹ء میں دیارِ علم وعرفان شہر عشق ومحبت، شہر بریلی شریف میں ہوئی والد بزرگوار کا نام نامی محمد شان حسن خان صاحب اور جد امجد کا اسم گرامی مولانا محمد شاہ حسن خان صاحب رَحۡمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیۡہِ تھا جو شہزادہ سرکارِ اعلیٰ حضرت سیدنا امام حجۃ الاسلام مولانا شاہ محمد حامد رضا خاں صاحب قادری برکاتی نوری رضوی قُدِّسَ سِرُّہُ الۡعَزِیۡز کے ایام اہتمام وانصرام میں یادگارِ اعلیٰ حضرت دار العلوم منظرِ اسلام جامعہ رضویہ سوداگراں میں فارسی کے مدرس تھے اس زمانہ میں جہاں نائب اعلیٰ حضرت، مظہر صدر الشریعت ،محدث اعظم پاکستان حضرت علامہ ابوالفضل محمد سردار احمد صاحب قُدِّسَ سِرُّہُ الۡعَزِیۡز صدر المدرسین وشیخ الحدیث تھے ۔حضرت الحاج شوکت حسن خان صاحب رَحۡمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیۡہِ نے دینی تعلیم جامعہ رضویہ منظرِ اسلام میں حاصل کی اور میٹرک کا امتحان بھی بریلی شریف میں پاس کیا۔ اور مشہور زمانہ بریلی کالج جواب بریلی یونیورسٹی بن چکا ہے سے اعلیٰ نمبروں سے گریجویٹ کیا۔

حلیہ مبارکہ:

ماشاء اللہ گندمی رنگت، سہانی دلکشا پرکشش نورانی صورت، متبسم چہرہ مبارکہ، طول وعرض ریش وافر، باوقار قد میانہ، سینہ چوڑا، سر مبارکہ پر بریلی شریف کی کامدار خوبصورت ٹوپی، بمقتضائے حال وضرورت صدری اور شیروانی بھی زیر استعمال رہی ۔گلے میں لمبا رومال حسن جاذبیت لیے ہوئے اور وجود گرامی سراپا مسلکِ اعلیٰحضرت اور اتباع سنت وشریعت کا آئینہ دار وعکس جمیل (سبحان اللہ)

شرفِ بیعت اجازت وخلافت:

شہزادۂ اعلیٰ حضرت، تاجدارِ اہلسنت، سیدی وسندی حضرت قبلہ مفتی اعظم فقیہ عالم مولانا شاہ مصطفی رضا خان صاحب قادری برکاتی نوری رضوی بریلوی قُدِّسَ سِرُّہٗ الْعَزِیْز سے شرفِ بیعت واجازت وخلافت حاصل تھا ۔ یہ نصیب کس کو ملتا ہے؟ اور کون پاتا ہے؟ مگر آپ رسمی پیر طریقت نہ تھے مریدین کو آزاد و بے لگام نہ چھوڑتے عقائد واعمال اور تُصلب دینی کے باب میں پیہم اصلاح فرماتے اور ہدایات سے نوازتے ۔

شادی خانہ آبادی:

حضرت ممدوح معظم زینت عنوان حضرت الحاج پیر شوکت حسن خان صاحب رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ کی شادی نبیرۂ اول و نبیرۂ اکبر مفسر اعظم حضرت علامہ مولانا الحاج الشاہ محمد ابراہیم رضا خان صاحب جیلانی میاں بریلوی قُدِّسَ سِرُّہٗ الْعَزِیْز کی سب سے بڑی صاحبزادی صاحبہ مرحومہ مغفورہ سے ہوئی ۔ جو حضور سیدنا امام حجۃ الاسلام قُدِّسَ سِرُّہٗ الْعَزِیْز کی پوتی اور سرکار سیدنا مفتی اعظم ہند رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ کی نواسی متقی پرہیزگار، ذی علم، مقتدر خاتون تھیں یہ نبیرۂ اعلیٰ حضرت سیدنا مفسر اعظم حضور جیلانی میاں قُدِّسَ سِرُّہٗ الْعَزِیْز کی نسبت وصحبت وبرکت کا اثر تھا اور سیدنا جیلانی میاں بریلوی وہ ہیں جن سے متعلق سرکار اعلیٰ حضرت امام اہلسنت مجدد دین وملت (رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ) نے فرمایا تھا "جیلانی میاں میری زبان ہیں" یہی وجہ ہے بیان وکلام کا جادو جگاتے تھے ۔

شاہ جیلانی میاں ہیں اعلیٰ حضرت کی زبان
ان کے اسلوب سخن میں ہے نرالہ بانکپن
جب گرجتے تھے دم تقریر بن کے شیر حق
بھاگتے آتے نظر تھے دیوبندی پُر فتن

اور یہ کہ:

رضویو! حامد رضا کا تم نہ دامن چھوڑنا
شاہ جیلانی میاں سے منہ نہ ہرگز موڑنا
اعلیٰ حضرت نے انہیں فرمایا ہے اپنی زبان
وہ خدا کے فضل سے ہیں شاہ جیلانی میاں

(قدست اسرار ھم وَرَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھُمْ)

ا: شادی خانہ آبادی کے سلسلہ میں یہ بات نہایت اہمیت کی حامل ہے کہ آپ کا نکاح مسنونہ سیدی وسندی تاجدار اہلسنت شہزادۂ سرکار اعلیٰ حضرت حضور مفتی اعظم مولانا شاہ مصطفیٰ رضا خان صاحب قادری برکاتی نوری قُدِّسَ سِرُّہٗ الْعَزِیْز نے پڑھایا ۔ اہلیہ محترمہ معظمہ ۔۔۔۔ حضور سیدنا مفتی اعظم قبلہ کی نواسی اور سیدنا امام حجۃ الاسلام قبلہ کی بڑی پوتی تھیں ۔

محدثِ اعظم سے کمال حسنِ عقیدت:

امام اہلسنت محدث اعظم پاکستان حضرت قبلہ شیخ الحدیث علامہ ابو الفضل محمد سردار احمد قُدِّسَ سِرُّہٗ الْعَزِیْز فانی فی الرضا نائب امام احمد رضا تھے ۔ ان کی ذات میں سیدنا امام حجۃ الاسلام بریلوی، سرکار سیدنا مفتی اعظم کے انوار وتجلیات کا جلوہ نظر آتا تھا پیر طریقت مولانا الحاج شوکت حسن خان صاحب نوری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ کو نائب اعلیٰ حضرت محدث اعظم پاکستان سے کمال درجہ حسن عقیدت ومحبت تھی ۔ اسی وجہ سے مجھ فقیر قادری گدائے رضوی محمد حسن علی غفرلہ الولی سے بھی محبت رکھتے اور شفقت فرماتے ۔ عنایات سے نوازتے اور جب کبھی کسی پروگرام میں کراچی حاضری ہوتی تو مجھ فقیر کو ضرور یاد فرماتے اپنے دولت کدہ پر طلب فرماتے اپنی سناتے اور میری سنتے اور مسرور ہوتے اور اٹھنے نہ دیتے ہاتھ میں ہاتھ لیے رہتے ان کے ارشادات وفرمودات لوح قلب پر نقش ہیں ۔

۲: ایک بار فقیر راقم الحروف چار روزہ پروگراموں پر کراچی حاضر تھا معلوم ہوا بریلی شریف سے نبیرۂ اعلیٰ حضرت، جانشین مفتی اعظم، تاج الشریعت، علامہ مفتی محمد اختر رضا خان صاحب دامت برکاتہم تشریف لائے ہوئے ہیں۔ اور حضرت الحاج شوکت حسن خان صاحب کے دولت کدہ پر عقب دار العلوم امجدیہ متصل ٹاور مقیم ہیں فقیر راقم الحروف مع احباب ملاقات کے لیے حاضر ہوا۔ سیڑھیوں پر میلسی کے عرس قادری رضوی یوم رضا میلسی کا پوسٹر بھی آویزاں تھا۔ اندر اطلاع بھجوائی فوراً تشریف لائے تین سے چار گھنٹہ کی طویل ترین نشست ہوئی یادوں کے دریچے کھل گئے حضرت تاج الشریعہ شہر میں کسی جگہ پروگرام پر تشریف لے گئے ہوئے تھے اپنے اکابر کا تذکرہ مبارکہ خاص کیفیت سے فرماتے، فرمایا مولانا حسن علی کیا پوچھو ہو؟ حضرت شیخ الحدیث محدث اعظم پاکستان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ کو بریلی شریف کی ہر فضیلت حاصل تھی۔ سیدنا اعلیٰ حضرت کے ہر دو شہزادگان حضرت حجۃ الاسلام و حضرت مفتی اعظم حضرت محدث اعظم پاکستان پر خاص شفقت و نظر کرم فرماتے تھے۔ ان کے وجود کو بہت غنیمت و نعمت جانتے تھے۔ بہت آنے والے بیرونی علماء و احباب شیخ الحدیث محدث اعظم پاکستان کو خاندان رضوی ہی کا ایک فرد و شہزادہ سمجھتے تھے۔

فرمایا:

مولانا حسن علی کیا پوچھو ہو؟ حضور حجۃ الاسلام قبلہ قُدِّسَ سِرُّہُ الْعَزِیْز عید بقر عید پر اور عید میلاد پر جیسے کپڑے اپنے صاجزادوں حضرت مفسر اعظم جیلانی میاں قبلہ اور مولانا صاجزادہ حماد رضا نعمانی میاں رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ کے بنواتے تھے ویسے ہی حضرت محدث اعظم پاکستان کے بنواتے تھے۔

فرمایا:

جب حضرت شیخ الحدیث دار العلوم مظہر اسلام مسجد بی بی جی صاحبہ میں شیخ الحدیث تھے ہر پیر شریف اور جمعرات کو سیدنا اعلیٰ حضرت عظیم البرکت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ کے مزار پُر انوار پر ضرور ضرور حاضری دیا کرتے تھے، بارش کے دنوں بذریعہ بازار بہاری پور ڈھال کا علاقہ و بازار نشیبی علاقہ ہے بازار پانی سے بھر جاتا تو حضرت شیخ الحدیث خانقاہ اعلیٰ حضرت کی حاضری کا ناغہ نہ فرماتے ایک کپڑوں کا دُھلا ہوا جوڑا سر پر رکھتے اور بارش کے پانی میں سے گزر کر منظرِ اسلام کے غسل خانوں میں غسل فرما کر نئے کپڑے پہن کر اعلیٰ حضرت کے مزار پُر انوار پر حاضری دیتے ناغہ نہ فرماتے۔

۳: ایک بار ایسا ہوا جب کہ شیخ الحدیث محدث اعظم پاکستان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ مظہر اسلام میں شیخ الحدیث اور حضرت حجۃ الاسلام خانقاہ عالیہ رضویہ کی تعمیر کروا رہے تھے دوپہر کے وقت حضرت شیخ الحدیث مزار پُر انوار پر حاضر ہوئے اور وہیں دَرِی بچھا کر لیٹ گئے۔ مولانا مفتی محمد تقدس علی خان صاحب رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ قریب سے گزرے اور سیدنا اعلیٰ حضرت قُدِّسَ سِرُّہُ الْعَزِیْز کے شعر کا یہ مصرع پڑھ دیا۔

"دل کو جو عقل دے خدا تیری گلی سے جائے کیوں"

حضرت محدث اعظم پاکستان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ نے فوراً جواباً عرض کیا:

"سوتے ہیں ان کے سایہ میں کوئی ہمیں جگائے کیوں"

۴: فرمایا بریلی شریف میں اگرچہ حضرت شیخ الحدیث کی حیثیت مقامی تھی لیکن آپ کی تقریر اور آپ کے خطاب کا مجمع بڑے سے بڑے بیرونی مقرر اور خطیب سے کم نہ ہوتا تھا۔

۵: فرمایا:

حضرت شیخ الحدیث محدث اعظم پاکستان جب بھی کراچی تشریف لاتے تھے تو میرے فقیر خانے پر ضرور تشریف لاتے تھے جب ایام علالت میں تشریف لائے کراچی میں زیر علاج تھے نقاہت بہت زیادہ تھی فقیر عیادت کے لیے حاضر ہوا اسلام دعا کے بعد عرض کیا حضور آپ جب بھی کراچی تشریف لاتے تھے تو میرے فقیر خانہ پر ضرور تشریف لاتے تھے اس دفعہ تشریف نہیں لائے؟ محدث اعظم پاکستان نے فرمایا:

"ان شاء اللہ حاضر ہوں گا۔"

دوسرے دن اپنے تلمیذ رشید مولانا علامہ محمد معین الدین شافعی رضوی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ کو ساتھ لیا دو ڈبے مٹھائی کے لیے اور اس زمانہ کا دو سو روپے

نذرانہ او پر رکھا اور میرے فقیر خانہ پر رونق افروز ہوئے۔ سلام دعا کے بعد فرمایا وضو کرنا ہے نماز پڑھنی ہے۔ میں نے جائے نماز مصلیٰ اور پانی کا بھرا ہوا لوٹا دائیں یا بائیں ہاتھ سے پیش کرنا چاہیے۔ تو کمال مؤدبانہ انداز میں فرمایا سیدھے ہاتھ عطا فرما دیجئے۔ دائیں ہاتھ سے عطا فرما دیجئے۔

۶: فرمایا:

حضرت شیخ الحدیث ایام علالت میں بھی نماز کے ایسے پابند بار بار دریافت فرماتے:

"میں نے نماز پڑھ لی؟"

۷: فرمایا:

جب بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑھا کر دوا یا غذا، دودھ یا پانی منہ میں ڈالا جاتا تو کھا پی لیتے ورنہ واپس نکال دیتے۔

۸: حضرت شیخ الحدیث ایام علالت میں بھی بریلی شریف کے ایسے عاشق و جانثار تھے۔ فرماتے تھے اگر مجھے بریلی شریف کا پانی پینے کو مل جائے تو میں صحت یاب ہو جاؤں۔ ایام علالت ہی کے تذکرہ میں فرمایا یہ سمندری کی طرف والی کھڑکی کھول دو مجھے اس طرف سے بریلی شریف کی ہوا کی خوشبو محسوس ہوتی ہے۔

۹: فقیر کو جب بھی حضرت الحاج شوکت حسن خان صاحب رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ سے ملاقات کا شرف حاصل ہوتا تو سیدنا مفتی اعظم قبلہ اور شیخ الحدیث محدث اعظم پاکستان کا تذکرہ مبارکہ گھنٹوں تک والہانہ انداز میں فرماتے رہتے تھے۔ جب تک صحت اچھی رہی ہر سال حضور محدث اعظم پاکستان قُدِّسَ سِرُّہُ الْعَزِیْز کے سالانہ عرس مبارک میں مع احباب و خدام ضرور ضرور شمولیت فرماتے تھے۔ عرس محدث اعظم پاکستان میں آستانہ محدث اعظم سنی رضوی مرکزی جامع مسجد پہنچ کر اس فقیر راقم الحروف کو طلب فرماتے اور مختلف حضرات احباب و علماء مجھ فقیر کو تلاش کر کے ملاقات کا شرف عطا فرماتے۔ حضرت فیض درجت، معمار سُنّیت، مخدوم اہل سنت مولانا قاضی محمد فضل رسول حیدر رضوی دامت برکاتہم سجادہ نشین ان کے لیے خاص اہتمام و انصرام کراتے۔

۱۰: اسی طرح نائب محدث اعظم پاکستان پاسبان مسلک رضا علامہ ابو داؤد محمد صادق قادری رضوی بانی ماہنامہ "رضائے مصطفیٰ گوجرانوالہ" سے بھی بہت محبت فرماتے اور ان کے تصلب دینی غیرت ایمانی سے بہت مسرور ہوتے۔ بار بار اپنایت کے انداز میں گوجرانوالہ تشریف آوری ہوئی اسی طرح سانگلہ ہل ضلع شیخوپورہ (موجودہ ننکانہ صاحب) میں جہاں محبوبِ ملت، غازیٔ اہل سنت، علامہ مفتی قاری محبوب علی خان صاحب قادری رضوی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ بھی کسی زمانہ میں امام و خطیب رہے ہیں اور ماضی قریب میں سیدی حضور محدث اعظم پاکستان قبلہ شیخ الحدیث قُدِّسَ سِرُّہُ الْعَزِیْز کے نامور شاگرد رشید شیر اہل سنت، مناظر اعظم، مولانا محمد عنایت اللہ قادری رضوی حامدی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ امام و خطیب و مفتی رہے ہیں۔ قبل ازیں محلہ شریف پورہ امرتسر کی جامع مسجد میں امام و خطیب تھے اور غیر مقلد جھگوڑے مناظر مولوی ثناء اللہ امرتسری کو ناکوں چنے چبواتے تھے اس سانگلہ ہل ضلع شیخوپورہ (موجودہ ننکانہ صاحب) اور سمندری شہر میں برادر طریقت، پیکر استقامت حضرت مولانا صوفی محمد عبدالرشید قادری رضوی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ کے آستانہ اور مدرسہ غوثیہ رضویہ مظہر اسلام سمندری کے جلسوں اور بابرکت پروگراموں میں بھی رونق افروز ہوتے۔ سرگودھا وغیرہ مختلف متعدد مقامات پر حضرت پیر طریقت الحاج مولانا شوکت حسن خان صاحب رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ کا اچھا خاصہ حلقۂ طریقت ہے۔

دینی تصلب اور غیرتِ ایمانی:

بے دینوں بدمذہبوں گستاخوں سے قلبی نفرت اور فکری عداوت تھی۔ یہ سیدنا اعلیٰ حضرت امام اہل سنت امام احمد رضا خان صاحب قُدِّسَ سِرُّہُ الْعَزِیْز کے دینی تصلب و روحانیت کا اثر ہے فقیر سے جب بھی ملاقات ہوتی فرماتے:

"مولانا حسن علی کیا ستم ہے؟ کہ ہمارے فلاں فلاں مدرسہ میں بدمذہبوں کے فلاں فلاں مولوی آئیں ان کا استقبال کیا جائے۔ فلاں فلاں مولانا سیدنا اعلیٰ حضرت قُدِّسَ سِرُّہُ الْعَزِیْز کے خلیفہ کے صاحبزادے بدمذہبوں کے اسٹیج پر جائیں انہیں اپنے گھر بلائیں اکٹھے کھانا کھائیں، ہاتھ میں ہاتھ ڈال کر نعرے لگائیں یکجہتی بنائیں۔"

سیدنا اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ کے مسلک حق کی ترویج و اشاعت اور صلح کلیت کے رد و ابطال میں فقیر راقم الحروف کی حقیر مگر مسلسل کاوشوں پر بہت بہت مسرور ہوتے فقیر کی کتابوں کو خاص رغبت اور خصوصی انہماک سے ملاحظہ فرماتے اور مسرور ہوتے۔

بات ادھوری رہ گئی پچھلے صفحات میں کسی جگہ فقیر نے کراچی میں تاج الشریعہ علامہ مفتی محمد اختر رضا خان صاحب اطال اللہ عمرہ کی تشریف آوری کا تذکرہ کیا دوسرے دن حضور شیخ الانام سیدنا امام حجۃ الاسلام بریلوی قُدِّسَ سِرُّہُ الْعَزِیْز کا عرس سراپا قدس تھا بالائی منزل پر جلسہ کا اہتمام تھا فون کر کے مجھ فقیر سگ بارگاہ رضوی قادری کو ان الفاظ سے یاد اور طلب فرمایا کہ حضرت تاج الشریعہ نے فرمایا ہے کہ ''تقریر کے لیے کسی ایسے عالم وخطیب کو بلایا جائے جو حضور حجۃ الاسلام قُدِّسَ سِرُّہُ الْعَزِیْز کی عظمت وشخصیت مقدسہ پر صحیح صحیح بیان کر سکے'' مجھ فقیر سے فون پر فرمایا حسن اتفاق سے آپ تشریف لائے ہوئے ہیں۔ ہماری نظر میں اس وقت آپ کے سوا دوسرا نظر نہیں آتا۔۔۔لہٰذا حسب الحکم وحسب طلب فقیر حاضر ہوا اور جلسہ عام میں عام معلوم ومعروف واقعات سے ہٹ کر فقیر نے بڑی جامعیت کے ساتھ وہ اہم واقعات بیان کیے جو گردش زمانہ کی رو بہہ گئے اخفاد حجاب میں چلے گئے، عوام وخواص علماء واحباب بلکہ حضرت تاج الشریعہ سلمہ بھی بہت بہت مسرور ہوئے اور بہت عوام تو عوام علماء تک ان نئے واقعات احوال وآثار پر حیرت زدہ رہ گئے۔ حضرت تاج الشریعہ نے اپنے اختتامی مختصر خطاب میں اس بیان کی بار بار بہت تعریف فرمائی اور حوالے دیے۔ حضرت پیر طریقت مولانا الحاج شوکت حسن صاحب جو بہت شادکام نظر آرہے تھے فرمانے لگے:

''ان کو حضرت شیخ الحدیث محدث اعظم پاکستان بتاتے رہتے تھے''۔

کراچی میں رضوی شہزادگان کا ورود مسعود:

حضور سیدنا مفسر اعظم مولانا محمد ابراہیم رضا جیلانی میاں رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ مہتمم دار العلوم منظر اسلام چند بار تشریف لائے۔ بڑے بڑے رؤسا، صنعتکار، بزنس مین، سیٹھ صاحبان جو سلسلہ عالیہ قادریہ برکاتیہ رضویہ میں مرید تھے وہ عاجزانہ اصرار کرتے ہمارے فقیر خانہ (کوٹھی بنگلہ) پر قیام فرمائیں۔ تو فرماتے شوکت میاں کے ہاں قیام کروں گا، وہاں میری بچی، میری بیٹی ہے تو حضرت شوکت میاں کے مکان پر علماء ومشائخ، عوام وخواص کا ہجوم ہو جاتا رات گئے تک لوگ موجود رہتے ہٹنے کا نام نہ لیتے۔

اسی طرح حضرت ریحان ملت علامہ مولانا محمد ریحان رضا خان صاحب رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ، حضرت تاج الشریعت، حضرت مولانا توصیف رضا خان صاحب بار بار رونق افروز ہوئے، عوام وخواص کا میلہ لگا رہتا خود مجھ فقیر قادری گدائے رضوی (محمد حسن علی) سے فرمایا حضرت مولانا الحاج محمد سبحان رضا خان صاحب سبحانی میاں حج یا عمرہ سے براستہ کراچی واپس انڈیا جا رہے تھے تین چار گھنٹے جہاز نے کراچی ٹھہرنا تھا میں حضرت سبحانی میاں سلمہ کو گھر لے آیا تھا۔ عوام وخواص کا ہجوم ہو گیا۔

مجھ فقیر پر بہت شفیق مہربان تھے ہر بار اپنے دولت کدہ پر بلاتے دعوتیں کرتے فقیر حقیر نذرانہ پیش کرتا وہ کثیر عطا فرماتے۔ بار بار عمرہ پر جانا ہوا گھر دعوت فرماتے اور کراچی ائیر پورٹ پر الوداع فرماتے۔ آخری ایام میں نقاہت بہت زیادہ ہو گئی فقیر کی آخری ملاقات چار ماہ قبل ہوئی تین چار گھنٹے ہاتھ میں ہاتھ لے کر اپنے پاس بٹھائے رکھا فرمایا میرے بیٹے محمد فرحت حسن خان کو سلسلہ رضویہ کی اجازت وخلافت عطا فرمائیں اور ان کے شجرہ کا شعر بھی لکھ دیں، مجھ فقیر کو سیدنا اعلیٰ حضرت کے چار خلفاء سے اجازتیں خلافتیں ہیں۔ اس کی برکت عوام وخواص بہت قدر افزائی فرماتے ہیں۔

۲۲ رمضان شریف بعد عشاء میڈیکل سنٹر کراچی میں وصال شریف ہوا۔ دار العلوم امجدیہ میں علامہ مفتی عطاء المصطفیٰ اعظمی نبیرہ صدر الشریعہ نے نماز جنازہ پڑھائی۔ حضرت سیدنا عبد اللہ شاہ غازی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ کے مزار کے احاطہ میں مزار شریف بنا اولاد میں الحاج محمد فرحت حسن رضا خان، محمد سعد ادرخان دو شہزادے ہیں۔

درس قرآن

حج کے فضائل و مسائل اور مقامات و اصطلاحات کی تشریح

پیشوائے اہلسنت، استاذ العلماء پیر محمد افضل قادری

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

"وَلِلّٰہِ عَلَی النَّاسِ حِجُّ الۡبَیۡتِ مَنِ اسۡتَطَاعَ اِلَیۡہِ سَبِیۡلًا"۔

"اور اللہ کیلئے بیت اللہ کا حج کرنا لوگوں پر لازم ہے، جسے وہاں پہنچنے کی طاقت ہے۔" "قرآن مجید" پارہ:۴، سورہ آل عمران، آیت :۹۷۔

حج بیت اللہ:

حج کا لغوی معنی ہے "ارادہ کرنا، زیارت کرنا، غالب آنا وغیرہا"۔ لیکن اسلام میں حج ایک مشہور عبادت ہے جو خانہ کعبہ کے طواف (چکر) اور مکہ مکرمہ شہر کے متعدد مقدس مقامات میں حاضر ہو کر کچھ آداب و اعمال بجالانے کا نام ہے۔ حج اسلام کے پانچ ارکان میں سے ایک رکن ہے۔ جس مسلمان میں اس کے فرض ہونے کی شرطیں پائی جائیں اس پر عمر میں ایک بار حج کرنا فرض ہے۔

حج میں کچھ کام فرض ہیں جن کے بغیر حج ہوتا ہی نہیں، کچھ کام واجب ہیں جن میں سے کسی ایک کے رہ جانے سے عموماً دم (قربانی) واجب ہو جاتا ہے، کچھ کام سنت ہیں جن کے رہ جانے سے ثواب و برکت میں کمی آتی ہے لیکن حج ہو جاتا ہے، اور کچھ کام منع ہیں جن کے کر لینے سے جرمانہ واجب ہوتا ہے اور بعض میں حج فاسد ہو جاتا ہے اور بعض میں صرف ثواب میں کمی آتی ہے۔ حج کے فضائل و مسائل اور مقامات حج و اصطلاحات حج کا خلاصہ ہم یہاں بیان کر رہے ہیں، اگر پوری تفصیل مطلوب ہو تو "بہار شریعت" جلد ششم یا کم از کم "قانون شریعت" یا "ہمارا اسلام" حصہ نہم کا مطالعہ فرمائیں۔

حج کے فضائل و برکات:

حج کے بے شمار فضائل و برکات ہیں جن میں سے چند ایک نہایت اختصار کے ساتھ بیان کیے جاتے ہیں

۱: حاجی اللہ تعالیٰ کی محبت میں سب کچھ چھوڑ کر اپنے رب تعالیٰ کی بارگاہ میں گناہوں کی بخشش کیلئے حاضر ہو جاتا ہے، اس لئے رحیم و کریم رب تعالیٰ اس کے تمام گزشتہ گناہ معاف کر دیتے ہیں۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"جو اللہ کیلئے حج کرے اور حج کے دوران رفث (عورت سے ہمبستری اور اسکے متعلقات) اور نافرمانی نہ کرے۔ تو وہ حج سے (گناہوں سے پاک ہو کر) اس دن کی طرح لوٹے گا جس دن اسے ماں نے جنم دیا تھا"

ایک حدیث میں ہے:

"حاجی کی مغفرت ہو جاتی ہے اور جس کیلئے حاجی استغفار کرے اس کی بھی"۔

ایک اور حدیث میں ہے:

"حاجی (۴۰۰) افراد کی شفاعت کرے گا"۔

۲: حج کے دوران حاجی پر سخت پابندیاں لگا دی جاتی ہیں اور لاکھوں افراد کے سخت ہجوم میں افعال حج انجام دیے جاتے ہیں، لمبے سفر کی مشقت اور بے پناہ ہجوم و گرمی کے باوجود حاجی کو اپنے ساتھیوں اور دیگر حجاج کے ساتھ نرمی و ملاطفت اور نیکی و ایثار کا حکم دیا گیا ہے۔ اسطرح حج تقویٰ اور بلندی اخلاق کا ذریعہ ہے اور ایک عسکری تربیت بھی۔

۳: دنیا بھر سے مسلمان فضائی بری اور بحری راستوں سے کائنات ارضی کا مطالعہ کرتے ہوئے خانہ کعبہ پہنچتے ہیں، جہاں مختلف رنگوں نسلوں، علاقوں اور تہذیبوں کے لوگوں سے ملاقات کر کے قسم قسم کی معلومات حاصل کرتے ہیں۔ گویا حج ایک عبادت کے ساتھ ساتھ ایک عالمگیر مطالعاتی ومعلوماتی سفر بھی ہے۔

۴: حج کے موقع پر دنیا بھر کے علماء، محققین، سائنسدان، سیاست دان، تاجر، قانون دان، اور دیگر شعبہ ہائے زندگی کے لوگ جمع ہوتے ہیں تو وہ حج کی ادائیگی کے ساتھ ساتھ اپنے ملکی اور عالمی پیچیدہ مسائل پر افہام وتفہیم کر کے ملت اسلامیہ کے لئے بہتر لائحہ عمل تجویز کر سکتے ہیں۔ اس طرح حج ایک عالمی اسلامی کانفرنس بھی ہے۔

۵: حج کے مقامات، انبیاء کرام اور محبوبان خدا کی یادگاریں ہیں، جن کی زیارت سے برکت کے حصول کے علاوہ انبیائے کرام اور دیگر محبوبان خدا کے عظیم واقعات کا علم حاصل ہوتا ہے اور ان کی اتباع کا جذبہ پیدا ہوتا ہے۔

حج ۸ شرائط پائے جانے سے فرض ہوتا ہے:

۱: مسلمان ہونا۔
۲: اگر کفار کے ملک میں ہو تو حج کے فرض ہونے کا علم ہونا۔
۳: عقلمند ہونا یعنی پاگل نہ ہونا۔
۴: بالغ ہونا۔
۵: آزاد ہونا۔
۶: تندرست ہونا کہ اعضاء سلامت ہوں۔

لیکن اگر پہلے تندرست تھا اور دیگر شرائط فرضیت حج پائے جانے کے بعد اپاہج ہو گیا تو کسی دوسرے مسلمان کو اپنی طرف سے حج کرانا ضروری ہے اور اسے حج بدل کہا جاتا ہے۔ ۷: مکہ مکرمہ پہنچنے کی طاقت ہونا۔ اور اس سے مراد یہ ہے کہ حاجت اصلیہ مثلاً رہائش کا مکان، سواری، استعمال کے کپڑے، برتن و بستر اور اوزار وغیرہا کے علاوہ اسکے پاس سوار ہو کر سفر کے اخراجات و دیگر ضروریات خورد ونوش و رہائش کے علاوہ اپنی واپسی تک اپنے اہل وعیال جن کا خرچہ اس کے ذمے ہے، موجود ہو۔

۸: ان شرائط بالا کا حج کے مہینوں شوال، ذیقعد، اور ذوالحج میں موجود ہونا۔

مسافر عورت کیلئے محرم یا شوہر کیساتھ جانا ضروری ہے:

عورت کیلئے اگر اس کا گھر خانہ کعبہ سے ۵۷ میل ۳ فرلانگ (تقریباً ۹۲ کلومیٹر) کی مسافت پر یا اس سے زائد ہو تو واجب ہے کہ شوہر یا محرم کے ساتھ حج کیلئے روانہ ہو، ورنہ سخت گنہگار ہوگی۔ محرم سے مراد وہ رشتہ دار ہے جس کے ساتھ ہمیشہ ہمیشہ نکاح حرام ہے۔ مثلاً باپ، بیٹا وغیرہ اور محرم کا بالغ اور صالح ہونا بھی ضروری ہے۔

اب ہم نہایت اختصار کیساتھ عمرہ وحج کے مقامات اور اصطلاحات حج کی وضاحت کرتے ہیں۔ اسکے بعد حج کے فرائض وواجبات وسنن وممنوعات بیان کر کے عمرہ وحج کا طریقہ بیان کریں گے۔

اصطلاحات حج ومقامات حج وعمرہ

احرام:

احرام سے مراد مرد کا بغیر سلا تہبند باندھنا اور بغیر سلی چادر اوڑھنا ہے۔ احرام کی حالت میں بہت سی پابندیاں عائد ہو جاتی ہیں۔ مثلاً:

''عورت سے ہمبستری اور اسکے متعلقات، شکار کرنا، اور شکار کا گوشت کھانا، خوشبو لگانا، حجامت بنوانا، جوں مارنا، سر اور چہرے کو کپڑے سے ڈھانپنا، جرابیں یا موزے پہننا وغیرہ۔ البتہ عورت سلے کپڑے پہن سکتی ہے اور اجنبی لوگوں کے سامنے اور نماز میں سر کو ڈھانپنا بھی اس کیلئے ضروری ہے، لیکن چہرے کو کپڑے سے نہیں ڈھانپ سکتی اور نہ ہی برقعہ پہن سکتی ہے۔ البتہ پنکھا وغیرہ کسی چیز کو چہرے سے دور رکھ کر غیر محرم سے منہ چھپا سکتی ہے۔

میقات:

اس سے مراد وہ پانچ مقامات ہیں کہ جو بھی باہر سے حرم کعبہ میں عمرہ یا حج یا اور کسی غرض سے داخل ہونے کے لئے آئے تو اس پر

واجب ہے کہ احرام باندھ کر ان مقامات سے آگے بڑھے وگرنہ اس پر اس جرم کی وجہ سے ایک دم (قربانی) واجب ہے۔ اہل مدینہ کیلئے ''ذوالحلیفہ''، عراق والوں کیلئے ''ذات عرق''، مصروشام والوں کیلئے ''جحفہ''، نجد والوں کیلئے ''قرن'' اور پاکستان، ہندوستان اور یمن والوں کے لئے ''یلملم'' میقات ہے۔

حل وحرم:

''حرم'' سے مراد خانہ کعبہ کے ارد گرد کئی میل تک کا معین علاقہ ہے۔ مسجد عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا، میدان عرفات اور مسجد جعرانہ حرم سے باہر ہے۔ اور مزدلفہ حرم میں داخل ہے۔

حدود حرم میں ہمیشہ جنگلی جانور کا شکار اور خود رو درختوں وگھاس کا کاٹنا حرام ہے۔ صرف اذخر گھاس کاٹنے کی اجازت ہے۔ حرم کی حدود کے اندر رہنے والوں یا وہاں پہنچ جانے والوں کیلئے حکم ہے کہ وہ عمرہ کا احرام حرم سے باہر نکل کر باندھیں اور حج کا احرام حرم کے اندر رہ کر باندھیں۔

''حل'' سے مراد حرم اور پانچ میقاتوں کا درمیانی علاقہ ہے۔

حل میں رہنے والوں کیلئے حکم ہے کہ حج وعمرہ کا احرام ''حل'' ہی سے باندھیں۔

لبیک یا تلبیہ اور دعائیں:

''لَبَّيْكَ اللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ لَاشَرِيْكَ لَكَ لَبَّيْكَ إِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ لَاشَرِيْكَ لَكَ۔''

یہ درج بالا تلبیہ ہے، عمرہ یا حج کا احرام باندھنے کے بعد جب عمرہ یا حج یا دونوں کی نیت کرتے ہیں تو تلبیہ کہنا ضروری ہے۔ نیز عمرہ وحج کے سفر میں تلبیہ کی کثرت مسنون ہے۔ تلبیہ کے علاوہ مختلف مقامات پر نبی علیہ السلام وبزرگان دین نے دعائیں کی ہیں، ان دعاؤں میں سے جس قدر پڑھ سکے پڑھے۔ اور دعاؤں کی جگہ صرف درود شریف پڑھتا رہے تو زیادہ بہتر ہے۔

طواف:

اس سے مراد خانہ کعبہ کے گرد سات چکر لگانا ہے۔ ہر چکر کا آغاز حجر اسود والے کونے سے ذرا پہلے سے ہوتا ہے۔ عمرہ میں ایک طواف فرض ہے اور حج میں تین طواف ہیں۔

پہلا طواف جسے ''طواف قدوم'' کہتے ہیں سنت ہے۔

دوسرا طواف جسے ''طواف زیارت'' یا ''طواف افاضہ'' یا ''طواف فرض'' کہتے ہیں حج کا رکن اور فرض ہے، یہ طواف دس گیارہ اور بارہ ذوالحج میں سے کسی روز کرنا ضروری ہے، البتہ اگر عورت حیض ونفاس کی حالت میں ہو تو اس حالت میں مسجد کی حدود میں داخل نہ ہو سکنے کی وجہ سے ان ایام کے بعد بھی طواف کر سکتی ہے۔

تیسرا طواف جسے ''طواف وداع'' یا ''صدر'' کہتے ہیں واجب ہے، یہ حج سے واپسی کے وقت کیا جاتا ہے۔ اگر عورت حیض ونفاس میں ہو تو اس کیلئے یہ معاف ہو جاتا ہے۔

مطاف:

خانہ کعبہ کے ارد گرد وہ وسیع احاطہ جہاں طواف کیا جاتا ہے۔ ''مطاف'' کہلاتا ہے۔

مسجد حرام:

خانہ کعبہ کے چاروں طرف جو شاندار مسجد ہے اسکا نام ''مسجد حرام'' ہے۔ اس میں ایک نماز پر لاکھ نماز کا ثواب ملتا ہے

چار رکن:

خانہ کعبہ کے چاروں بیرونی کونوں کو ''رکن'' کہا جاتا ہے۔ شرقی وجنوبی کونہ جس میں حجرہ اسود (سیاہ پتھر) نصب ہے کو ''رکن اسود'' کہا جاتا ہے، جنوبی غربی کونے کو ''رکن یمانی'' کہا جاتا ہے، شمالی جنوبی کونے کو ''رکن شامی'' کہا جاتا ہے، اور شمالی شرقی کونے کو ''رکن عراقی'' کہتے ہیں۔

استلام:

استلام سے مراد طواف کے ہر چکر کے شروع میں ''حجر اسود'' کو چومنا اور اگر چومنا ممکن نہ ہو تو ہاتھ یا لاٹھی سے اشارہ کر کے اسے چوم لینا۔

ملتزم:

خانہ کعبہ کی شرقی دیوار میں دروازہ ہے۔ دروازہ اور حجر اسود کے درمیان دیوار کے حصے کو"ملتزم" کہتے ہیں، اس حصہ سے لپٹنا اپنے رخسار سینہ وغیرہ اس کے ساتھ لگانا بڑی برکت کا باعث ہے۔ یہ عمل طواف کے بعد کرتے ہیں۔

مستجار:

ملتزم سے بالمقابل غربی دیوار کا بیرونی حصہ "مستجار" کہلاتا ہے۔

مستجاب:

خانہ کعبہ کی جنوبی دیوار "مستجاب" کہلاتی ہے، یہاں دعا کرنے پر ستر ہزار فرشتے آمین کہتے ہیں۔

حطیم:

خانہ کعبہ کے شمال میں قوسی شکل میں کچھ جگہ ہے یہ جگہ خانہ کعبہ کا حصہ ہے لیکن اس پر چھت نہیں۔اسی جگہ میں خانہ کعبہ کا پرنالہ جسے میزاب رحمت کہتے ہیں گرتا ہے۔

رمل:

عمرہ کے طواف، حج کے طواف قدوم یا طواف فرض کے پہلے تین چکروں میں پہلوانوں کی طرح مرد حضرات کا شانے ہلا ہلا کر تیز اور چھوٹے قدموں کے ساتھ چلنا، بشرطیکہ کسی کو اذیت نہ پہنچے۔ یہ "رمل" کہلاتا۔

اضطباع:

طواف سے پہلے احرام کی چادر کا ایک پلہ بائیں کندھے پر آگے کی طرف ڈالنا اور دوسرا پلہ دائیں کندھے کے نیچے سے گزار کر بائیں کندھے کے اوپر سے پیچھے والی جانب ڈال دینا "اضطباع" کہلاتا ہے۔ یہ مردوں کیلئے ہے۔

سعی:

اس سے مراد صفا اور مروہ دو پہاڑیوں (جو کہ خانہ کعبہ کے جنوب میں واقع ہیں) کے درمیان سات چکر لگانا ہے۔ صفا سے مروہ جانا ایک چکر ہے اور مروہ سے واپس صفا آنا دوسرا چکر ہے، اسی طرح سات چکر۔ "سعی" عمرہ وحج دونوں میں واجب ہے۔ سعی کے ہر چکر میں صفا و مروہ کے درمیان دو سبز لائٹوں والے مقامات کے درمیان مرد کے لئے دوڑنا واجب ہے۔

حلق وتقصیر:

"حلق" کا معنی ہے: سر کے بال استرے وغیرہ سے مونڈنا۔اور "تقصیر" کا معنی ہے: بال چھوٹے کرنا۔

عمرہ میں "سعی" مکمل کرنے کے بعد مرد کیلئے حلق یا تقصیر واجب ہے، لیکن عورت کیلئے ایک پورے کے برابر بال کاٹنا کافی ہے۔ جبکہ حج میں ۱۰ ذوالحج کو قربانی کے بعد حلق وتقصیر واجب ہے۔ حلق وتقصیر ہی سے احرام کی حالت ختم ہوتی ہے۔

منیٰ:

یہ مقام خانہ کعبہ سے مشرق کی جانب ساڑھے تین میل کے فاصلے پر ہے۔ یہ دو پہاڑیوں کے درمیان کھلا میدان ہے، اس مقام پر حضرت ابراہیم علیہ السلام نے قربانی کی تھی۔ اس میدان میں شیطان نے انسانی صورت میں متشکل ہو کر حضرت ابراہیم علیہ السلام کو بیٹے کی قربانی نہ کرنے کا مشورہ دیا تھا تو آپ نے اسے کنکر مارے چنانچہ یہاں تین جمرے (ستون) تعمیر کرادیے گئے ہیں جنہیں حاجی کنکریاں مارتے ہیں۔ مشہور مسجد خیف بھی اسی میدان میں ہے اور مسجد خیف کے ساتھ والا جمرہ، جمرہ اولیٰ ہے۔ حاجیوں کے لئے آٹھ ذوالحج کو منیٰ میں پہنچ کر ظہر سے فجر تک پانچ نمازیں پڑھنا مسنون ہے اور دس، گیارہ اور بارہ ذوالحج کو منیٰ میں ٹھہرنا بھی مسنون ہے۔

۱۰ ذوالحج کو منیٰ میں پہلے جمرے کو سات کنکریاں مارنا اور اس کے بعد قربانی اور اس کے بعد حلق وتقصیر کر کے حاجی احرام سے آزاد ہو جاتے ہیں۔ اور تمام پابندیاں ماسوائے عورت سے ہمبستری کے ختم ہو جاتی ہیں۔ اور عورت سے ہمبستری کی پابندی طواف زیارت کے بعد ختم ہو جاتی ہے۔

رمی:

رمی سے مراد تین جمروں (ستونوں) کو کنکریاں مارنا ہے۔ ۱۰ ذوالحج کے دن صرف پہلے جمرے کو سات کنکریاں ماری جاتی ہیں۔ جبکہ باقی دو یا تین ایام میں تین جمروں کو سات سات کنکریاں ماری جاتی ہیں۔ پہلے روز کنکریاں زوال سے پہلے ماری جاتی ہیں اور باقی ایام میں زوال کے بعد۔

مزدلفہ:

یہ دو پہاڑوں کے درمیان ایک کشادہ میدان ہے جو کہ منیٰ سے تقریباً تین میل آگے ہے۔ اسی میدان میں حضرت آدم وحوا علیہا السلام کی توبہ قبول ہونے کے بعد ملاقات ہوئی تھی، ۹ ذوالحج کو حجاج میدان عرفات سے غروب آفتاب کے بعد مزدلفہ آتے ہیں اور عشاء کے وقت میں نماز مغرب وعشاء جمع کر کے پڑھی جاتی ہیں اور نماز فجر اندھیرے میں پڑھ کر اس میدان میں کچھ وقت ٹھہرنا واجبات حج میں سے ہے۔

قزح رمشعر حرام:

مزدلفہ کی دو پہاڑیوں کے درمیان خاص جگہ کا نام ''مشعر حرام'' اور ''قزح'' ہے۔ سارے مزدلفہ میدان کو بھی مشعر حرام کہا جاتا ہے۔

وادی محسر:

یہ وہ مقام ہے جہاں ابرہہ یمن جب وہ خانہ کعبہ گرانے کے لئے ہاتھیوں کے ساتھ حملہ آور ہوا،ٹھہرا تھا۔ حکم ہے کہ حجاج یہاں نہ ٹھہریں اور اس منحوس جگہ سے تیزی سے گزر جائیں۔

عرفات اور جبل رحمت:

مزدلفہ سے مزید ۳ میل آگے جبل عرفہ کے دامن میں وسیع وعریض میدان کا نام ''عرفات'' ہے۔ اس میدان میں ۹ ذوالحج کے روز دوپہر کے بعد کچھ وقت ٹھہرنا حج کا رکن اعظم ہے۔ اس میدان میں حجاج نماز ظہر اور نماز عصر اکٹھی وقت ظہر میں باجماعت ادا کرتے ہیں۔ اسی مقام پر ایک پہاڑ ''جبل رحمت'' ہے، جہاں رسول اللہ ﷺ نے وقوف فرمایا تھا۔ اسے ''موقف اعظم'' بھی کہا جاتا ہے، یہ پہاڑ سطح ارض سے تین سو فٹ اور سطح سمندر سے تین ہزار فٹ اونچا ہے، میدان عرفات کے ایک کنارے پر مشہور مسجد نمرہ بھی واقع ہے۔ یہ مسجد مشہور نالے عرنہ کے بھی کنارے پر ہے۔ اس نالے میں وقوف عرفہ ممنوع ہے

محصر:

محصر وہ شخص ہے جو احرام باندھ کر عمرہ یا حج کی نیت کر لینے کے بعد بیماری، دشمن یا حکومت کی پابندی لگا دینے وغیرہ کی وجہ سے مکہ مکرمہ نہ پہنچ سکے۔ اس کیلئے حکم یہ ہے کہ حرم میں کسی طریقہ سے ایک قربانی کروائے اور اس کے بعد احرام کھول کر حلق یا تقصیر کر کے احرام سے نکل جائے اور پھر رکاوٹ دور ہونے کے بعد قضا کرے۔

بدنہ:

اس سے مراد گائے یا اونٹ کی قربانی ہے۔ پورے بدنہ کی قربانی اس شخص پر فرض ہے جو وقوف عرفہ کے بعد حلق یا تقصیر سے پہلے بیوی سے ہمبستری کر لے اور حلق وتقصیر کے بعد اور طواف فرض سے پہلے ہمبستری کرے تو دم (ایک قربانی) واجب ہے۔ اور جو شخص وقوف عرفہ سے پہلے ہمبستری کرے اس کا حج فاسد ہو جاتا ہے، وہ دم بھی دے، یہ حج بھی پورا کرے اور قضا بھی کرے۔

دم:

دم سے مراد ایک بکری، یا گائے اونٹ کا ۱/۷ حصہ ہے۔ کسی واجب کے چھوٹ جانے یا کسی حرام کے کر لینے سے عموماً دم واجب ہو جاتا ہے۔ البتہ اگر کسی پابندی کی خلاف ورزی عذر کی وجہ سے ہو تو دم واجب ہونے کی صورت میں ۶ مسکینوں کو چھ صدقے بھی دے سکتا ہے۔ ایک صدقہ ''صدقۃ الفطر'' کے برابر ہوتا ہے۔ اور چاہے تو ایک دم کی جگہ تین روزے رکھ لے۔ اور پابندی کی خلاف ورزی عذر کے بغیر ہو تو دم ہی دینا پڑے گا۔

حج کے فرائض:

۱: نیت حج یعنی دل میں حج کا ارادہ کرنا۔

۲: احرام۔

۳: وقوف عرفات، یعنی میدان عرفات میں ۹ ذوالحج کو دوپہر کے بعد کچھ وقت ٹھہرنا۔ وقوف عرفہ اگر دن کو نہ کرسکے تو آئندہ رات کو صبح صادق سے پہلے تک یہ فرض ادا کیا جاسکتا ہے۔

۴: طواف زیارت۔

۵: ان افعال میں ترتیب۔

ان ۵ فرائض میں سے ایک کے بھی رہ جانے سے حج نہیں ہوتا۔

حج کے واجبات:

۱: میقات سے باہر کے آنے والوں کیلئے میقات یا اس سے پہلے احرام باندھنا۔

۲: سعی۔

۳: سعی صفا سے شروع کرنا۔

۴: اگر عذر نہ ہو تو سعی پیدل کرنا۔

۵: دن کو وقوف عرفہ کرنے والے کیلئے غروب آفتاب تک عرفات میں ٹھہرنا۔

۶: سعی کا طواف کے کم از کم چار چکروں کے بعد ہونا۔

۷: عرفات سے امام کے ساتھ مزدلفہ واپسی۔

۸: مزدلفہ میں ٹھہرنا۔

۹: مغرب وعشاء کی نماز عشاء کے وقت میں مزدلفہ میں ادا کرنا۔

۱۰: ۱۰ ذوالحج کو صرف پہلے جمرہ (ستون) کو سات کنکریاں اور گیارہ، بارہ ذوالحج کے روز تینوں جمروں کو کنکریاں مارنا۔

۱۱: ۱۰ ذوالحج کو رمی حلق سے پہلے کرنا۔

۱۲: حلق یا تقصیر دس، گیارہ اور بارہ میں سے کسی روز حرم کی حدود کے اندر کرنا۔

۱۳: عمرہ وحج دونوں کی سعادت حاصل کرنے والے کیلئے قربانی کرنا جو کہ ایام قربانی میں حدود حرم کے اندر ہو، نیز رمی کے بعد اور حلق وتقصیر سے پہلے ہو۔

۱۴: طواف زیارت کا اکثر حصہ ایام قربانی کے اندر ادا کرنا۔

۱۵: طواف کا حطیم کعبہ سے باہر کرنا۔

۱۶: دائیں طرف طواف کرنا۔

۱۷: عذر نہ ہو تو پیدل طواف کرنا۔

۱۸: طواف باوضو کرنا۔

۱۹: طواف کے وقت اپنا "ستر" ڈھانپنا۔

۲۰: طواف کے بعد ۲ رکعت پڑھنا۔

۲۱: رمی قربانی حلق تقصیر اور طواف زیارت میں ترتیب۔

۲۲: طواف صدر ان کیلئے جو میقات کے باہر سے آئے ہوں۔

۲۳: وقوف عرفہ کے بعد حلق وتقصیر سے پہلے جماع نہ کرنا۔

۲۴: احرام کی پابندیوں کا لحاظ رکھنا۔

حج کی سنتیں:

۱: طواف قدوم، یہ طواف صرف مفرد اور قارن حاجی کیلئے ہے اور اس کی وضاحت آگے آرہی ہے۔

۲: طواف کا "حجر اسود" سے شروع کرنا۔

۳: رمل۔

۴: سعی میں دونوں سبز لائٹوں کے درمیان مرد کیلئے دوڑنا۔

۵: امام کا سات ذوالحج کو خطبہ دینا۔

۶: ۹ ذوالحج کو عرفات میں خطبہ دینا۔

۷: منیٰ میں 11 ذوالحج کو خطبہ دینا۔

۸: آٹھویں ذوالحج کو مکہ سے منیٰ پہنچ کر پانچ نمازیں پڑھنا۔

۹: نویں رات منیٰ میں گزارنا۔

۱۰: ۱۰ ذوالحج کو طلوع آفتاب کے بعد منیٰ سے عرفات روانگی۔

۱۱: وقوف عرفات کیلئے غسل کرنا۔

۱۲: عرفات سے واپسی پر مزدلفہ میں رات گزارنا۔

۱۳: ۱۰ ذوالحج کو طلوع آفتاب سے پہلے مزدلفہ سے منیٰ روانہ ہونا

۱۴: گیارہ اور بارہ ذوالحج کی راتیں منیٰ میں گزارنا۔

۱۵: ابطح خانہ کعبہ کے قریب ایک مقام ہے جسے وادی محصب بھی کہتے ہیں، منیٰ سے واپسی پر یہاں کچھ دیر ٹھہرنا۔

احرام میں کونسی باتیں حرام ہیں:

ا: عورت سے صحبت کرنا، بوسہ لینا، یا شہوت سے چھونا وغیرہ۔
۲: عورت سے ہیجان انگیز باتیں کرنا۔
۳: فحش کام اور فحش باتیں۔
۴: دنیاوی جھگڑا۔
۵: جنگلی جانور کا شکار یا شکاری کی مدد کرنا۔
۶: پرندوں کے انڈے توڑنا، کھانا، پکانا وغیرہ، اسی طرح کسی جنگلی جانور کو تکلیف پہنچانا یا اس کا دودھ دوہنا۔
۷: ناخن کترنا، حجامت بنوانا، بال اکھیڑنا، یا کاٹنا وغیرہ۔
۸: منہ یا سر مرد کیلئے چھپانا، البتہ عورت اجنبی لوگوں کے سامنے اور نماز میں سر چھپائے۔
۹: عمامہ باندھنا برقعہ یا دستانے پہننا موزے یا جرابیں وغیرہ جو پنڈلی اور قدم کے جوڑ کو چھپائے یا سلہ کپڑا پہننا، یونہی ٹوپی پہننا۔
۱۰: جسم یا کپڑوں میں خوشبو لگانا۔
۱۱: کسی خوشبودار چیز سے رنگے کپڑے پہننا، جبکہ ابھی خوشبو دے رہے ہوں۔
۱۲: خالص خوشبو یا کوئی خوشبودار چیز مثلاً الائچی زعفران، دارچینی وغیرہ کھانا یا آنچل میں باندھنا۔
۱۳: کسی دوائی سے سر یا داڑھی دھونا تاکہ جوئیں مرجائیں۔
۱۴: وسمہ اور مہندی وغیرہ کا استعمال۔
۱۵: گوند وغیرہ سے بال جمانا۔
۱۶: زیتون اور تل کا تیل لگانا۔
۱۷: کسی دوسرے کا سر مونڈنا۔
۱۸: جوں مارنا یا کسی کو اس کیلئے اشارہ کرنا۔
۱۹: کپڑوں کو جوئیں مارنے کے لئے دھوپ میں رکھنا۔

احرام کے مکروہات:

یعنی وہ کام جن سے حج فاسد تو نہیں ہوتا اور نہ ہی دم (قربانی) واجب ہوتا ہے البتہ ثواب میں کمی آتی ہے۔

ا: جسم کی میل دور کرنا۔
۲: کنگی کرنا یا کھجانا، جس سے بال گریں یا جوئیں مریں۔
۳: جان بوجھ کر خوشبو سونگھنا۔
۴: سر یا منہ پر پٹی باندھنا، ناک یا منہ کا کچھ حصہ کپڑے سے چھپانا۔
۵: غلاف کعبہ کے اندر اس طرح داخل ہونا، کہ سر یا منہ غلاف سے چھوئے۔
۶: احرام کا بے سلہ کپڑا جو رفو کیا ہوا ہو یا پیوند لگا ہو۔
۷: تکیہ پر منہ رکھ کر اوندھا لیٹنا۔
۸: کوئی ایسی چیز کھانا پینا جس میں خوشبو ملائی گئی ہو اور اسے زائل نہ کیا گیا ہو اور پکایا نہ گیا ہو۔
۹: مہکتی خوشبو (خشک) کو ہاتھ لگانا۔
۱۰: بازو یا گلے پر تعویز باندھنا۔
۱۱: سنگھار کرنا مثلاً آئینہ دیکھنا وغیرہ۔
۱۲: تہبند کو رسی یا کمر بند سے کسنا۔
۱۳: تہبند دونوں کناروں میں گرادینا۔
۱۴: چادر کے آنچلوں میں گرہ دینا۔
۱۵: بلا عذر بدن پر پٹی باندھنا۔
۱۶: خوشبو کی دھونی دیا ہوا کپڑا کہ ابھی خوشبو دے رہا ہو پہننا یا اوڑھنا۔

حج کی تین قسمیں ہیں

افراد:

اس حاجی کو مفرد کہتے ہیں۔ حج افراد یہ ہے کہ احرام باندھ کر صرف حج کیا جائے اور عمرہ نہ کیا جائے (عموماً یہ حج اہل مکہ کیلئے ہے کیونکہ اہل مکہ سارا سال عمرہ کرتے رہتے ہیں لہٰذا ان کے لئے حج افراد کافی ہے)۔

حج قران:

اس حاجی کو قارن کہتے ہیں۔ حج قران یہ ہے کہ عمرہ و حج کی

اکٹھی نیت کر کے احرام باندھا جائے اور عمرہ (یعنی طواف وسعی) سے فارغ ہو کر احرام ختم نہ کیا جائے (یعنی حلق وتقصیر نہ کرائے) بلکہ اسی احرام سے حج کرے۔ یہ حج افضل ترین حج ہے، ''حجتہ الوداع'' میں حضور نبی کریم ﷺ نے حج قران ہی کیا تھا۔

حج تمتع:

اس حاجی کو متمتع کہا جاتا ہے۔ حج تمتع یہ ہے کہ عمرہ کا احرام باندھ کر عمرہ کیا جائے اور حلق یا تقصیر کر کے احرام ختم کر دے۔ پھر حج کیلئے علیحدہ احرام باندھ کر حج کرے۔ بشرطیکہ قربانی کا جانور ساتھ لے کر نہ گیا ہو۔ اور اگر قربانی کا جانور ساتھ لے گیا ہو تو اسکا اور قارن کا حکم یکساں ہے۔

حج قران اور حج تمتع میں قربانی واجب ہے۔ یہ قربانی ایام نحر یعنی ۱۰، ۱۱، ۱۲، ذوالحج میں سے کسی یوم میں، حدود حرم کے اندر کرنا واجب ہے۔

عمرہ:

عمرہ یہ ہے کہ حسب دستور احرام باندھ کر خانہ کعبہ کا طواف کرے، پھر صفا و مروہ کی سعی کر کے حلق یا تقصیر کرالے

حج کا مختصر طریقہ:

۱: حج مفرد کرنے والا طواف قدوم اور پھر صفا و مروہ کی سعی بجا لائے۔

۲: حج قران کرنے والا عمرہ کے افعال ادا کر کے بغیر سر منڈوائے حج کیلئے طواف قدوم اور سعی ادا کرے۔

۳: حج تمتع کرنے والا صرف عمرہ کے افعال ادا کرنے پھر قربانی ساتھ نہ لایا ہو تو سر منڈوا کر احرام کھول دے، ورنہ احرام میں ہی رہے۔

۸ ذوالحج کو ہر قسم کے حاجی صبح کے وقت مکہ مکرمہ سے منیٰ جائیں اور پانچ نمازیں وہاں پڑھیں۔

اور ۹ ذوالحج کی صبح کو عرفات روانہ ہو جائیں۔ عرفات میں بعد دوپہر کچھ ٹھہریں اسے وقوف عرفہ کہتے ہیں اور یہ حج کا رکن اعظم ہے اور نماز ظہر وعصر دونوں وقت ظہر میں ادا کریں بشرطیکہ جماعت کیساتھ پڑھیں وگرنہ اپنے اپنے اوقات میں پڑھیں۔ غروب آفتاب کے بعد امام الحج کے ساتھ مزدلفہ آئیں اور یہاں عشاء کے وقت میں مغرب اور عشاء کی نمازیں پڑھیں اور پھر اندھیرے میں نماز فجر پڑھ کر مزدلفہ میں مشعر حرام یا جہاں ممکن ہو کچھ ٹھہریں جو کہ واجب ہے۔

اور پھر ۱۰ ذوالحج کو طلوع آفتاب سے پہلے مزدلفہ سے منیٰ آئیں اور پھر منیٰ میں کم از کم۔

۱۲ ذوالحج سہ پہر رمی کرنے تک ٹھہریں۔

اور اگر ۱۳ ذوالحج کو بھی ٹھہریں جو کہ زیادہ بہتر ہے تو ۱۳ ذوالحج دن کو زوال کے بعد رمی کر کے مکہ مکرمہ واپس جائیں۔

۱۰ ذوالحج کو منیٰ میں پہلے جمرہ کو زوال سے پہلے سات کنکریاں ماریں پھر قارن اور متمتع قربانی کریں اور حلق یا تقصیر کریں۔

اور اس کے بعد ۱۰، ۱۱، ۱۲ ذوالحج کے اندر مکہ مکرمہ پہنچ کر طواف فرض کریں۔ طواف فرض کے بعد متمتع حاجی سعی بھی کرے۔ اور مفرد و قارن حاجی جو طواف قدوم اور سعی پہلے کر چکے ہیں انہیں اب سعی کی ضرورت نہیں۔ عورت اگر حیض یا نفاس کی حالت میں ہو تو پاک ہو کر ان دنوں کے بعد طواف فرض ادا کرے۔

۱۱ اور ۱۲ ذوالحج کو زوال کے بعد تینوں جمروں کو سات سات کنکریاں ماریں اور اگر ۱۳ ذوالحج کو ٹھہرے تو اس روز بھی زوال کے بعد تینوں جمروں کو رمی کریں۔ اس کے بعد مکہ مکرمہ آئے وادی محصب میں کچھ دیر ٹھہرے اور طواف صدر کرے۔ طواف صدر پر حج مکمل ہو گیا۔

حج بدل:

جس شخص پر حج فرض ہو جائے اور وہ اسکے بعد کمزوری یا معذور ہونے کی وجہ سے خود حج پر روانہ نہ ہو سکے تو اس کیلئے ضروری ہے کہ کسی اور مسلمان کو اپنی جگہ حج پر بھیجے، جو اسکی طرف سے حج کرے۔ ایسے ہی وہ عورت جس پر حج فرض ہو گیا ہو، اگر اسے محرم یا شوہر کے ساتھ حج کیلئے جانا ممکن نہ ہو تو وہ حج بدل کیلئے کسی کو بھیجے۔ ایسے ہے اگر کوئی شخص وصیت کر گیا ہو، تو اسکے مال سے حج بدل کروا دیا جائے۔ اگر مال کے ۱/۳ سے حج بدل ممکن ہو تو ورثاء پر وصیت پر عمل کرنا ضروری ہے۔

درس حدیث

حاجیو آؤ شہنشاہ کا روضہ دیکھو

پیشوائے اہلسنت، استاذ العلماء پیر محمد افضل قادری

أَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

"عَنْ مَالِكِ الدَّارِ وَكَانَ خَازِنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَلَى الطَّعَامِ قَالَ أَصَابَ النَّاسَ قَحْطٌ فِي زَمَنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ فَجَاءَ رَجُلٌ (أَيْ بِلَالُ ابْنُ حَارِثِ الْمُزَنِي رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ) إِلَى قَبْرِ النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِسْتَسْقِ لِأُمَّتِكَ فَإِنَّهُمْ قَدْ هَلَكُوْا۔ فَأُتِيَ الرَّجُلُ فِي الْمَنَامِ (وَفِي رِوَايَةٍ فَأَتَاهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِي مَنَامِهِ) فَقِيْلَ لَهُ اِئْتِ عُمَرَ فَاقْرَأْهُ السَّلَامَ وَأَخْبِرْهُ أَنَّكُمْ مُسْتَقِيْمُوْنَ۔"

"حضرت مالک الدار رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے اور آپ حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے کھانے کی اشیاء کے خازن تھے۔ آپ نے فرمایا کہ لوگ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانے میں قحط میں مبتلا ہوگئے تو ایک شخص (صحابی رسول حضرت بلال بن حارث رضی اللہ تعالیٰ عنہ) نبی کریم ﷺ کی قبر انور پر حاضر ہوئے اور عرض کیا "یارسول اللہ اپنی امت کیلئے بارش کی دعاء فرمائیں کیونکہ لوگ ہلاکت کے قریب پہنچ چکے ہیں" چنانچہ انہیں خواب میں نبی کریم ﷺ کی زیارت ہوئی اور انہیں فرمایا گیا: تم عمر کے پاس جاؤ اور انہیں سلام کہو اور انہیں بتاؤ کہ تمہیں باران رحمت سے نوازا جارہا ہے۔"

امام بخاری و امام مسلم کے شیخ حافظ ابوبکر ابن ابی شیبہ نے اپنے مصنف میں صحیح اسناد کے ساتھ روایت کیا ہے۔ اس سے درج ذیل مسائل روز روشن کی طرح ثابت ہوتے ہیں: فَاعْتَبِرُوْا يَا أُولِي الْأَبْصَارِ!!!

نبی کریم ﷺ وسیلہ ہیں:

صحابہ کرام سلف صالحین اور تمام اولیاء کرام کا ہمیشہ سے معمول رہا ہے کہ وہ حبیب خدا حضور سید الانبیاء ﷺ کے وسیلے سے بارگاہ رب العالمین سے فیوض و برکات حاصل کرتے رہے ہیں۔ اور امت مسلمہ کا ہمیشہ سے یہ عقیدہ چلا آرہا ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نہ صرف عالم دنیا بلکہ عالم ارواح، عالم برزخ اور عالم آخرت میں اللہ تعالیٰ اور اسکی مخلوقات کے درمیان وسیلۂ عظمیٰ اور واسطۂ کبریٰ ہیں۔ لیکن جب مسلمانوں کا انکے آقا و مولیٰ حضور نبی کریم ﷺ سے تعلق توڑنے کے لئے محمد بن عبد الوہاب نجدی کے ذریعے وہابی مذہب کا اختراع کیا گیا تو اس نئے مذہب میں ایک خطرناک عقیدہ یہ بھی وضع کیا گیا کہ حضور نبی کریم ﷺ کو اپنے اور خدا کے درمیان وسیلہ جاننا کفر ہے۔ چنانچہ وہابیہ کی دیگر کتب کے علاوہ "رہنمائے حج عمرہ و زیارت مسجد نبوی" نامی کتابچہ (جسے سعودی نجدی حکومت دیگر زبانوں کی طرح اردو زبان میں بھی چھاپ کر تقسیم کر رہی ہے) کے صفحہ ۹ پر مرقوم ہے:

"جس نے اللہ اور اپنے درمیان کسی کو سفارشی بنایا، اسے پکارا اور اس سے شفاعت کی درخواست کی اور اس پر بھروسہ کیا وہ باجماع امت کافر ہوگیا۔"

حدیث بالا سے وسیلہ کے بارے میں وہابیوں کے عقیدہ کا ابطال اور امت مسلمہ کے عقیدہ کی واضح تائید ہو رہی ہے۔ صحابی رسول حضرت بلال ابن حارث رضی اللہ تعالیٰ عنہ خود اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں بارش کی دعاء کرنے کی بجائے اللہ تعالیٰ کے پیارے حبیب کریم ﷺ کی بارگاہ میں درخواست کر رہے ہیں کہ:

"یارسول اللہ آپ اپنے رب تعالیٰ سے بارش کی دعاء فرمائیں۔"

وہابیہ کے بالا عقیدہ کی رو سے نہ صرف اس زمانے کے مسلمان بلکہ صحابہ کرام اور تمام سلف صالحین کافرو مشرک قرار پاتے ہیں جو حضور نبی کریم ﷺ کے وسیلہ اور شافع ہونے کا عقیدہ رکھتے تھے۔ مسلمانوں کو چاہیے کہ وہ ایسے خطرناک اور فرقہ وارانہ لٹریچر کو بند کرانے کیلئے ضروری اقدامات اٹھائیں۔

نبی کریم ﷺ قبر انور میں زندہ ہیں:

ہمیشہ سے مسلمانوں کا اجماعی عقیدہ چلا آرہا ہے کہ تمام انبیاء کرام اپنی قبور میں زندہ ہیں، اللہ تعالیٰ نے وفات کے بعد انبیاء کرام کو شاندار زندگی عطا فرمائی ہے۔ صحیح مسلم اور دیگر کتب میں حضور نبی کریم ﷺ کا ارشاد موجود ہے آپ فرماتے ہیں:

"معراج کی شب جب میں موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کی قبر کے پاس سے گزرا تو میں نے انہیں دیکھا کہ کھڑے ہیں اور صلوۃ ادا فرما رہے ہیں۔"

حدیث بالا سے بھی اہل اسلام کے اجماعی عقیدہ کی زبردست تائید ہورہی ہے کہ صحابی رسول حضرت بلال ابن حارث رسول اللہ ﷺ کی قبر انور پر حاضر ہوکر آپ کی بارگاہ میں بارش کیلئے درخواست پیش کر رہے ہیں۔

ہندوستان میں وہابی مذہب کے بانی شاہ اسماعیل دہلوی نے اپنی کتاب "تقویۃ الایمان" میں حضور نبی کریم ﷺ کے بارے میں لکھا ہے کہ:

"آپ ﷺ مر کر مٹی میں مل گئے ہیں۔" العیاذ باللہ من ذالك!

حدیث بالا میں وہابیہ کے اس باطل عقیدے کی نفی موجود ہے۔ صحابہ کرام رِضْوَانُ اللہِ تَعَالیٰ عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن حضور نبی کریم ﷺ کو قبر انور میں زندہ سمجھتے تھے اسی لئے قبر انور پر حاضر ہوکر آپ سے فریادیں کرتے تھے۔

حضور ﷺ کو یارسول اللہ کے الفاظ سے پکارنا سنت صحابہ ہے:

صحابہ کرام نبی کریم عَلَیْہِ السَّلَام کی حیات ظاہرہ کی طرح آپ کے وصال بعد بھی آپ کو یارسول اللہ کے الفاظ سے پکارتے تھے۔ اس حدیث مبارک میں آپ کی قبر انور پر آپکو یارسول اللہ کے الفاظ سے پکارنا ثابت ہے۔ جبکہ دیگر روایات سے ثابت ہے کہ صحابہ کرام وصال نبوی کے بعد دور دراز کے علاقوں میں مصائب و مشکلات کے وقت حبیب خدا جناب محمد رسول اللہ ﷺ کو پکارتے تھے اور آپکی بارگاہ بے کس پناہ میں فریادیں کرتے تھے حافظ ابن کثیر دمشقی اپنی کتاب "البدایہ والنہایہ" میں جنگ یمامہ کے حالات بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

"ثُمَّ نَادٰی بِشِعَارِ الْمُسْلِمِیْنَ وَکَانَ شِعَارُھُمْ یَوْمَئِذٍ یَامُحَمَّدَاہُ۔"

یعنی پھر حضرت خالد بن ولید رَضِیَ اللہُ تَعَالیٰ عَنْہُ نے مسلمانوں کے مخصوص لفظ کے ساتھ ندا کی اور اس روز ان کا مخصوص لفظ "یا محمداہ" تھا۔ جس کا معنی ہے اے محمد ﷺ مدد فرمائیں۔ وہابیہ کے نزدیک رسول اللہ ﷺ کو مدد کیلئے پکارنا بھی کفر و شرک ہے اور ان کا اصل مقصد صحابہ کرام اور سلف صالحین کو مشرک و کافر قرار دے کر دشمنان اسلام کے خطرناک عزائم کی تکمیل کرنا ہے۔

اہل قبور سنتے ہیں:

اہل سنت کا عقیدہ ہے کہ اہل قبور سنتے ہیں جیسا کہ حدیث پاک میں آیا ہے کہ اہل قبور قبر میں منکر و نکیر دو فرشتوں کو سوالات کا جواب دیتے ہیں۔ نیز مسلمانوں کو تعلیم دی گئی ہے کہ وہ اہل قبور کو سلام کہیں جس سے بھی اہل قبور کا سننا ثابت ہوتا ہے۔ اور ایک حدیث پاک میں نبی عَلَیْہِ السَّلَام فرماتے ہیں یقیناً میت دفن کر کے واپس جانے والوں کے جوتوں کی آواز سنتی ہے۔ الحمد للہ اس حدیث مبارک سے بھی حضور نبی کریم ﷺ کا قبر انور میں سننا ثابت ہورہا ہے۔ "اِنَّكَ لَا تُسْمِعُ الْمَوْتٰی" کا غلط ترجمہ کرنے والے عوام المسلمین کو گمراہ کرتے ہیں، ان الفاظ کا یہ مفہوم نہیں کہ مردے آپ کی آواز نہیں سنتے بلکہ یہاں موتی

سے مراد کفار ہیں اور معنی یہ ہے کہ یہ کافر آپ کی دعوت قبول نہیں کرتے۔عرف میں نہ سننے کا مفہوم قبول نہ کرنا بھی ہوتا ہے۔اور اس آیت میں اسی سماع اجابت کی نفی ہے۔

آپ ﷺ تمام جہانوں میں شافع ہیں:

اہل سنت کا عقیدہ ہے کہ حضور شفیع المذنبین ﷺ ظاہری زندگی کی طرح اپنی قبر انور میں اور روز قیامت اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں شفاعت فرمانے والے ہیں۔جب کہ وہابیہ کا عقیدہ ہے کہ رحلت نبوی کے بعد آپ کی شفاعت کا عقیدہ کفر ہے۔العیاذ باللہ من ذالک! یہ عقیدہ محمد ابن عبد الوہاب نجدی، شاہ اسماعیل دہلوی اور دیگر وہابی علماء کی کتب میں موجود ہے۔

حدیث بالا سے وہابیہ کے عقیدہ کی نفی اور اہلسنت کے عقیدہ کا ثبوت واضح ہے کہ صحابی رسول حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ قبر انور پر حاضر ہو کر نبی علیہ السلام سے امت کیلئے بارش کی سفارش کرنے کی درخواست کر رہے ہیں اور حضور ﷺ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں سفارش کر کے امت کو بارش عطا فرما رہے ہیں۔

قبر نبوی پر حاضر ہو کر آپ ﷺ سے مدد مانگنا جائز ہے:

دور صحابہ سے آج تک مسلمان حبیب خدا حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کے در اقدس پر حاضر ہوتے رہے ہیں اور آپکی بارگاہ بے کس پناہ میں اپنی مصائب کا ذکر کرکے آپ سے امداد مانگتے رہے ہیں۔لیکن وہابیہ کا عقیدہ ہے کہ اہل قبور سے مدد مانگنا شرک ہے۔چنانچہ "رہنمائے حج عمرہ وزیارت مسجد نبوی" نامی کتاب مطبوعہ ریاض کے صفحہ ۴۶ پر ہے۔

"رسول اکرم سے کسی طرح کا سوال کرنا شرک ہے۔"

العیاذ باللہ!

یہ عقیدہ اس قدر خطرناک ہے کہ اسکی رو سے صحابہ کرام سے لیکر آج تک ساری امت مسلمہ مشرک قرار پاتی ہے۔حدیث بالا سے روز روشن کی طرح ثابت ہے کہ قبر انور پر حاضر ہو کر رسول اللہ ﷺ سے سوال کرنا سنت صحابہ ہے۔

حضور ﷺ قبر انور میں بھی امداد فرماتے ہیں:

نبی علیہ السلام کا خواب میں صحابی کو فرمانا:

"جاؤ عمر فاروق کو کہو تمہیں باران رحمت سے عنقریب نوازا جارہا ہے۔"

اس بات کی روشن دلیل ہے کہ حضور ﷺ قبر انور میں بھی امداد فرماتے ہیں، اللہ کے فضل وکرم سے مشکل کشائی اور حاجت روائی بھی فرماتے ہیں۔

آپ ﷺ کو بارش اور آئندہ کے حالات کا علم حاصل ہے:

بارش کب ہوگی اس کا تعلق امور غیب سے ہے۔الحمد للہ تعالیٰ حضور دانائے غیوب ﷺ اللہ تعالیٰ کی عطا سے دیگر غیوب کی طرح بارش کے ہونے کا علم بھی رکھتے ہیں۔اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں:

"وَعَلَّمَكَ مَا لَمْ تَكُنْ تَعْلَمُ وَكَانَ فَضْلُ اللهِ عَلَيْكَ عَظِيمًا۔"

"اے پیارے حبیب آپ کے رب نے آپ کو ہر اس چیز کا علم عطا فرمادیا جسے آپ نہ جانتے تھے اور آپ پر اللہ تعالیٰ کا فضل عظیم ہے۔"

حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ بارگاہ نبوی میں مقبول ہیں:

حضور ﷺ کا ارشاد فرمانا کہ:

"جاؤ عمر کو سلام کہو اور کہو کہ تم پر باران رحمت ہونے والی ہے۔"

میں واضح اشارہ ہے کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ بارگاہ رسالت میں مقبول ہیں اور آپ کو نبی ﷺ کی پوری پوری تائید حاصل ہے۔

• اذان کون پڑھے؟

• داڑھی منڈوانے والے کے پیچھے نماز ہو جاتی ہے؟

• عورت کا محرم کے بغیر سفر کرنا کیسا ہے؟

دارالافتاء

مفتی محمد عبد السلام ہاشمی نقشبندی

اذان کون پڑھے؟

الاستفتاء:

کیا فرماتے ہیں علماء کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ ایک مسجد میں انتظامیہ مسجد نے ایک شخص کو امام و خطیب مقرر کیا ہے جبکہ دوسرے کو مؤذن۔ امام صاحب نوجوان ہیں جبکہ مؤذن عمر رسیدہ بزرگ آدمی ہیں، کچھ عرصہ سے امام صاحب نے مؤذن صاحب سے ناروا رویہ اپنا رکھا ہے نہ انہیں اذان پڑھنے دیتے ہیں نہ تکبیر۔ مؤذن اذان پڑھنے لگتے ہیں تو انہیں ہٹا کر خود اذان پڑھ دیتے ہیں، پھر جب تکبیر پڑھنے کا وقت آتا ہے مؤذن صاحب امام کے قریب پہلی صف میں تکبیر پڑھنے کیلئے بیٹھے ہوں تو انہیں ہٹا کر ایسے لوگوں کو تکبیر پڑھنے کیلئے کھڑا کر دیتے ہیں جن کی خشخشی داڑھی ہوتی ہے۔ انہیں بتایا بھی گیا کہ خشخشی داڑھی والے سے اذان و اقامت پڑھوانا درست نہیں بالخصوص باشرع پرہیزگار مقررہ مؤذن۔ پوچھنا یہ ہے کہ امام صاحب کا ایسا کرنا شرعاً کیسا ہے؟

السائل: عبداللہ، گجرات

بِعَوْنِ الْعَلَّامِ الْمِنْعَامِ الْوَهَّابِ

الجواب

امام صاحب نے خادم مقرر کیا ہو ماہانہ وظیفہ بھی خود دیتے ہوں تو اُن کیلئے جائز ہے کہ بلکہ بہتر ہے کہ خود اذان پڑھیں اور مؤذن یا کسی بھی پرہیزگار حد شرع تک داڑھی رکھنے والے سے اقامت کہلوائیں۔

صورتِ مسئولہ بالا میں دوہری قباحت ہے ایک تو یہ کہ مؤذن انتظامیہ مسجد نے مقرر کیا ہے نہ کہ امام صاحب نے۔ ماہانہ وظیفہ بھی انتظامیہ مسجد ہی ادا کرتی ہے۔ ہر ایک کی الگ الگ ڈیوٹی ہے جب دونوں میں باہمی اتفاق نہیں تو لازم ہے کہ ہر ایک اپنی ڈیوٹی بجا لائے اور اپنی اپنی حدود میں رہے، ایک دوسرے کے معاملات میں دخل نہ دیں۔ ایک دوسرے کے کام میں دخل دینا بالخصوص امام صاحب کا مؤذن کی ڈیوٹی میں دخل دینا مسجد کے پرامن ماحول کو خراب کر کے فتنہ و فساد کو ہوا دینے کے مترادف ہے، جبکہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے:

"وَالْفِتْنَةُ اَكْبَرُ مِنَ الْقَتْلِ۔"(1)

"فتنہ قتل سے بھی بدتر ہوتا ہے۔"

یہ فتنہ صرف دو آدمیوں تک محدود نہیں رہیگا بلکہ بڑھتے بڑھتے نمازیوں میں اختلاف و انتشار کا سبب بنے گا، نتیجہ مسجد کی ویرانی کی صورت میں نکلے گا۔

دوسری قباحت یہ کہ جب باشرع پرہیزگار مؤذن و مکبر موجود ہے جس کی داڑھی مبارک حد شرع کے مطابق ہے اسے دھتکار کر خشخشی داڑھی والے سے اقامت پڑھوانا پھر اس پر اصرار کرنا اس فعل کو بار بار دہرانا حکم شرع کی پامالی میں جرأت اور بے باکی ہے ایسے شخص کی امامت خود محل نظر ہے۔

فقہاء کرام نے لکھا فاسق کی اذان مکروہ تحریمی ہے اور جو حکم اذان کا ہے وہی اقامت کا ہے۔ فقہاء کرام نے یہ بھی لکھا ہے کہ داڑھی ترشوا کر حد شرع سے کم کرنے والا فاسق ہے، چنانچہ اعلیٰ حضرت عظیم البرکت مجددِ دین وملت الشاہ احمد رضا خان بریلوی رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَيْهِ رقم طراز ہیں:

1: "القرآن"۔

"جو شخص داڑھی حد شرع سے کم رکھتا ہے وہ فاسق معلن ہے۔"(۲)

اور یہ بھی لکھا فاسق کی اذان مکروہ تحریمی ہے جیسا کہ امام علاؤ الدین حصکفی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ لکھتے ہیں:

"وَیُکْرَہُ اَذَانُ جُنُبٍ وَّاِقَامَتِہٖ۔۔۔ وَاَذَانُ اِمْرَاَۃٍ وَّخُنْثٰی وَفَاسِقٍ وَلَوْ عَالِمًا۔"(۳)

"اور جنبی کی اذان اور اقامت مکروہ ہے۔۔۔ اور عورت، خنثی اور فاسق کی اذان مکروہ ہے، اگرچہ یہ عالم ہی ہوں۔"

اذان واقامت اور امامت قابل تعظیم منصب ہے جب کہ فاسق کو قابل تعظیم دینی مذہب پر کھڑا کرنا گناہ ہے۔ چنانچہ حدیث شریف میں ہے کہ رسول اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا:

"اِذَا مُدِحَ الْفَاسِقُ غَضِبَ الرَّبُّ وَاهْتَزَّ لِذٰالِكَ الْعَرْشُ۔"(۴)

"جب فاسق کی تعظیم کی جائے اللہ رب العزت ناراض ہوتا ہے اور اس وجہ سے عرش کانپتا ہے۔"

بالخصوص جب متقی دیندار کے مقابلے میں دیندار اور فاسق کی تعظیم کی جائے متقی آدمی کو دھتکارا جائے یہ حد درجے برا فعل ہے اس سے بچنا لازم ہے۔ اعلیٰ حضرت عظیم البرکت الشاہ احمد رضا خان بریلوی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ رقم طراز ہیں:

"اِنْ کَانَ الْمُؤَذِّنُ حَاضِرًا لَا یُقِیْمُ غَیْرُہٗ اِلَّا بِاِذْنِہٖ وَلَا یَنْبَغِیْ لِلْاِمَامِ اَنْ یَّاْمُرَ غَیْرَہٗ بِالْاِقَامَۃِ اِلَّا بِوَجْہٍ شَرْعِیٍّ مِثْلِ اَنْ تَکُوْنَ اِقَامَتُہٗ مُشْتَمِلَۃً عَلٰی لَحْنٍ۔"(۵)

"اگر مؤذن حاضر ہے تو اسکی اجازت کے بغیر کوئی دوسرا تکبیر نہ کہے اور امام کیلئے بھی مناسب نہیں کہ شرعی عذر کے بغیر کسی دوسرے کو تکبیر کیلئے کہے شرعی عذر مثلاً اس کی اقامت لحن (غلطی) پر مشتمل ہو۔"

مقررہ شرعی مؤذن کو بغیر کسی شرعی وجہ کے اسکے منصب سے ہٹانا اور اسے اذان واقامت نہ پڑھنے دینے اسکی اہانت وتحقیر ہے اور کسی مسلمان کی تحقیر بلا وجہ شرعی حرام ہے۔ رسول اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا ارشادِ گرامی ہے:

"بِحَسْبِ اِمْرِءٍ مِنَ الشَّرِّ اَنْ یَّحْقِرَ اَخَاہُ الْمُسْلِمَ کُلُّ الْمُسْلِمِ عَلَی الْمُسْلِمِ حَرَامٌ دَمُہٗ وَمَالُہٗ وَعِرْضُہٗ۔"(۶)

"آدمی کے برا ہونے کو اتنا ہی کافی ہے کہ وہ اپنے مسلمان بھائی کی تحقیر کرے، مسلمان کی ہر چیز مسلمان پر حرام ہے اس کا خون اس کا مال اور اس کی عزت حرام ہے۔"

نیز حضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا ارشادِ گرامی ہے:

"مَنْ اٰذٰی مُسْلِمًا فَقَدْ اٰذَانِیْ وَمَنْ اٰذَانِیْ فَقَدْ اٰذَی اللہَ۔"(۷)

"جس نے کسی مسلمان کو اذیت پہنچائی تحقیق اس نے مجھے اذیت پہنچائی اور جس نے مجھے اذیت دی اس نے اللہ رب العزت کو اذیت دی۔"

لہٰذا ایسا امام جو مقررہ شرعی مؤذن کو ہٹا کر خشخشی داڑھی والے شخص سے اقامت کہلواتا ہے پر لازم ہے کہ فوراً توبہ کرے اور اس ہتک آمیز برتاؤ اور دل آزاری پر مؤذن سے معافی مانگے اور آئندہ ایسا کرنے سے باز رہے کہ اس کا یہ فعل منصب امامت کے منافی ہے۔ فقط

کیا داڑھی منڈوانے والے کے پیچھے نماز ہو جاتی ہے؟

الاستفتاء:

کیا فرماتے علماء دین اس مسئلہ میں کہ ایک شخص ہیں جن کو قرآن زیادہ آتا ہے، اس لئے جماعت کراتے ہیں لیکن داڑھی منڈاتے ہیں ان کے پیچھے نماز پڑھنی کیسی ہے؟ وضاحت فرمائیں!

السائل: بکر، گجرات

۲:"فتاویٰ رضویہ" کتاب الصلوۃ باب الامت، ۶/۵۴۴، رضا فاؤنڈیشن، لاہور۔
۳:"درمختار" کتاب الصلوۃ، باب الاذان۔
۴:"مشکوۃ شریف" کتاب الاداب، باب حفظ اللسان الخ، الفصل الثالث، ۲/۴۲۸، مکتبہ رحمانیہ، لاہور۔
۵:"کتاب رضویہ" کتاب الصلوۃ، باب الاذان والاقامۃ، ۵/۴۱۸، رضا فاؤنڈیشن، لاہور۔
۶:"صحیح مسلم" کتاب البر والصلۃ، باب تحریم ظلم المسلم، قدیمی کتب خانہ کراچی، ۲/۳۱۷۔
۷:"المعجم الاوسط" حدیث نمبر: ۳۶۳۳، مکتبہ المعارف، ریاض، ۴/۳۷۳۔

بِغَوْثِ الْعَلَّامِ الْمِنْعَامِ الْوَهَّابِ

الجواب

داڑھی منڈانا حرام ہے اور ایک مشت داڑھی رکھنا واجب ہے۔داڑھی منڈانے والے کے پیچھے نماز مکروہ تحریمی ہے اور اگر پڑھ لی تو دوبارہ لوٹانا واجب ہے۔

چنانچہ "نسائی شریف" میں ہے:

"عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: اُحْفُوْا الشَّارِبَ وَاعْفُوْا اللِّحٰی۔"

"حضرت ابن عمر رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا سے مروی ہے وہ نبی عَلَیْہِ السَّلَام سے روایت کرتے ہیں، نبی عَلَیْہِ السَّلَام نے فرمایا: مونچھیں پست کرو اور داڑھی کو معاف کرو۔"(۸)

"ابوداؤد" میں ہے:

"رَاَیْتُ ابْنَ عُمَرَ رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْهُ یَقْبِضُ عَلٰی لِحْیَتِهٖ فَیَقْطَعُ مَا زَادَتْ عَلَی الْکَفِّ۔"

"میں نے عبداللہ بن عمر رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا کو دیکھا آپ اپنی داڑھی کو مٹھی میں لیتے اور جو مٹھی سے زائد ہوتی اسکو کاٹ دیتے۔"(۹)

"درمختار" میں ہے:

"وَاَخْذِ اَطْرَافِ اللِّحْیَةِ وَالسُّنَّةُ فِیْهَا قَبْضَةٌ۔"

"داڑھی کی اطراف کو کاٹنے میں حرج نہیں اور سنت اس میں ایک مٹھی۔"

اسی کے تحت "ردالمحتار" میں ہے:

"وَهُوَ اَنْ یَّقْبِضَ الرَّجُلُ لِحْیَتَهٗ فَمَا زَادَ مِنْهَا عَلٰی قُبْضَةٍ قَطَعَهٗ۔"

"اور وہ یہ ہے کہ آدمی اپنی داڑھی کو مٹھی سے پکڑے اور جو مٹھی سے زائد ہو اس کو کاٹ دے۔"(۱۰)

"ہدایہ" میں ہے:

"لِاَنَّ حَلْقَ الشَّعْرِ فِیْ حَقِّهَا مُثْلَةٌ کَحَلْقِ اللِّحْیَةِ فِیْ حَقِّ الرِّجَالِ۔"

"کیونکہ بال کا مونڈنا عورت کے حق میں مثلہ ہے، جیساکہ داڑھی کو مونڈنا مردوں کے حق میں مثلہ ہے۔"(۱۱)

"درمختار" میں ہے:

"وَاَمَّا الْاَخْذُ مِنْهَا وَهِیَ دُوْنَ ذٰلِكَ کَمَا یَفْعَلُهٗ بَعْضُ الْمَغَارِبَةِ وَمُخَنَّثَةُ الرِّجَالِ فَلَمْ یُبِحْهُ اَحَدٌ وَاَخْذُ کُلِّهَا فِعْلُ یَهُوْدِ الْهِنْدِ وَمَجُوْسِ الْاَعَاجِمِ۔"

"اور لیکن داڑھی کو کاٹ کر مٹھی سے کم کرنا جیساکہ بعض مغربی اور ہیجڑے مرد کرتے ہیں، اس کو کسی نے بھی جائز قرار نہیں دیا اور ساری داڑھی کو کاٹنا یہ ہند کے یہود اور عجمی مجوسیوں کا طریقہ ہے۔"(۱۲)

"حاشیہ طحطاوی" میں ہے:

"وَشَرْعًا: خُرُوْجٌ عَنْ طَاعَةِ اللهِ تَعَالٰی بِارْتِکَابِ کَبِیْرَةٍ قَالَ الْقُهُسْتَانِیُّ: اَیْ اَوْ اِصْرَارٌ عَلٰی صَغِیْرَةٍ۔"

"شرعی فسق یہ ہے کہ کبیرہ گناہ کے ارتکاب کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کی اطاعت سے نکلنا اور قہستانی نے کہا: یا صغیرہ گناہ پر اصرار کرنا۔"(۱۳)

علامہ الشیخ حسن بن عمار بن علی الشرنبلالی اپنی کتاب "مراقی الفلاح شرح نورالایضاح" میں نقل فرماتے ہیں:

"کُرِهَ اِمَامَةُ الْفَاسِقِ الْعَالِمِ لِعَدَمِ اِهْتِمَامِهٖ بِالدِّیْنِ فَتَجِبُ اِهَانَتُهٗ شَرْعًا فَلَا یُعَظَّمُ بِتَقْدِیْمِهٖ لِلْاِمَامَةِ۔"

"فاسق عالم کی امامت مکروہ ہے کیونکہ دین کا اہتمام نہ کرنے کی وجہ سے اس کی توہین شرعا واجب ہے لہٰذا امامت کیلئے مقدم کرکے اس کی تعظیم نہیں کی جائے گی۔"(۱۴)

۸: "نسائی" جلد: ۱، صفحہ: ۱، حدیث: ۱۵۔

۹: "ابوداؤد" جلد: ۱، صفحہ: ۳۴۲، حدیث: ۲۳۵۷۔

۱۰: "ردالمحتار" جلد: ۹، صفحہ: ۶۷۱، کتاب: الحضر والاباحۃ۔ "عالمگیری" جلد: ۵، کتاب الکراہیت، صفحہ: ۳۵۸۔

۱۱: "ہدایہ" جلد: ۱، صفحہ: ۲۷۸، کتاب الحج۔

۱۲: "درمختار" جلد: ۳، صفحہ: ۴۵۶۔

۱۳: "حاشیہ طحطاوی" صفحہ: ۳۰۳۔

۱۴: "الفلاح" صفحہ: ۳۰۲۔

اسی کے تحت "حاشیہ طحطاوی" میں ہے:

"مَفَادُهُ كَوْنُ الْكَرَاهَةِ فِي الْفَاسِقِ تَحْرِيْمِيَّةً۔

"اس عبارت کا مفاد یہ ہے کہ فاسق میں کراہت تحریمی ہو۔"(۱۵)

"منحۃ الخالق علی البحر الرائق" میں:

"ذَكَرَ الْحَلَبِيُّ فِي شَرْحِ "مُنْيَةِ الْمُصَلِّي" اَنَّ كَرَاهَةَ تَقْدِيْمِ الْفَاسِقِ وَالْمُبْتَدِعِ كَرَاهَةُ التَّحْرِيْمِ۔"

"امام حلبی نے "منیۃ المصلی" کی شرح میں ذکر کیا ہے کہ فاسق اور بدعتی کو مقدم کرنے میں کراہت تحریمی ہے۔"(۱۶)

"درمختار" میں ہے:

"وَكَذَا كُلُّ صَلَاةٍ اُدِّيَتْ مَعَ كَرَاهَةِ التَّحْرِيْمِ تَجِبُ اِعَادَتُهَا۔"

"اور اسی طرح ہر وہ نماز جس کو کراہت تحریمی سے ادا کیا ہو اس کا اعادہ واجب ہے۔" فقط

عورت کا محرم کے بغیر سفر کرنا شرعاً کیسا ہے؟

الاستفتاء:

کیا فرماتے ہیں علماء کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ محرم رشتے کون کونسے ہیں کہ جن کیساتھ عورت سفر کرسکتی ہے؟ نیز کیا عمر رسیدہ بوڑھی عورت جو کہ سن ایاس سے گزر چکی ہو کسی غیر محرم کیساتھ سفر کرسکتی ہے اگر ہاں تو فبہا اگر نہیں تو جو ایسی عورت غیر محرم کیساتھ سفر کرے اس کے لیے شرعی حکم کیا ہے؟ ہوا یوں کہ زید کی بیوی جو کہ عمر رسیدہ ہے، ایک قافلے کے ہمراہ عمرہ کرنے کے لیے روانہ ہوئی، قافلہ میں اسکا حقیقی بھائی بھی موجود تھا، گاڑی پر زید کی بیوی کسی غیر محرم آدمی کیساتھ بیٹھی جبکہ اس کا بھائی ایک دوسری سیٹ پر تھا یوں اس نے دس سے پندرہ کلو میٹر کا فاصلہ غیر محرم کیساتھ طے کیا۔ زید ان سے پہلے شہر آچکا تھا اور ایک جگہ راستے میں قافلے کا انتظار کر رہا تھا، جب قافلہ پہنچا تو زید نے یہ منظر اپنی آنکھوں سے دیکھا، اس بات پر اسے سخت غصہ ہے اور وہ اپنی بیوی کو طلاق دینا چاہتا ہے، شرعی راہنمائی کی جائے کہ زید کو کیا کرنا چاہیے؟

السائل: زید، کوٹلی، آزاد کشمیر

بِعَوْنِ الْعَلَّامِ الْمِنْعَامِ الْوَهَّابِ

الجواب

وہ عورتیں جن کیساتھ نکاح کرنا دائمی طور پر حرام ٹھہرایا گیا ہے، انکی تفصیل قرآن وسنت میں موجود ہے۔

چنانچہ "قرآن مجید فرقان حمید" میں ارشاد ربانی ہے:

"وَلَا تَنْكِحُوْا مَا نَكَحَ اٰبَآؤُكُمْ مِّنَ النِّسَآءِ اِلَّا مَا قَدْ سَلَفَ ط اِنَّهٗ كَانَ فَاحِشَةً وَّمَقْتًا ط وَسَآءَ سَبِيْلًا حُرِّمَتْ عَلَيْكُمْ اُمَّهٰتُكُمْ وَبَنٰتُكُمْ وَاَخَوٰتُكُمْ وَعَمّٰتُكُمْ وَخٰلٰتُكُمْ وَبَنٰتُ الْاَخِ وَبَنٰتُ الْاُخْتِ وَاُمَّهٰتُكُمُ الّٰتِيْٓ اَرْضَعْنَكُمْ وَاَخَوٰتُكُمْ مِّنَ الرَّضَاعَةِ وَاُمَّهٰتُ نِسَآئِكُمْ وَرَبَآئِبُكُمُ الّٰتِيْ فِيْ حُجُوْرِكُمْ مِّنْ نِّسَآئِكُمُ الّٰتِيْ دَخَلْتُمْ بِهِنَّ فَاِنْ لَّمْ تَكُوْنُوْا دَخَلْتُمْ بِهِنَّ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ وَحَلَآئِلُ اَبْنَآئِكُمُ الَّذِيْنَ مِنْ اَصْلَابِكُمْ۔"(۱۷)

"اور باپ دادا کی منکوحہ سے نکاح نہ کرو، مگر جو ہو گزرا وہ بے شک بے حیائی اور غضب کا کام ہے اور بہت بری راہ، حرام ہوئیں تم پر تمہاری مائیں اور بیٹیاں اور بہنیں اور پھوپھیاں اور خالائیں اور بھتیجیاں اور بھانجیاں اور تمہاری مائیں جنہوں نے دودھ پلایا اور دودھ کی بہنیں اور عورتوں کی مائیں اور ان کی بیٹیاں جو تمہاری گود میں ہیں، ان بیبیوں سے جن سے تم صحبت کر چکے ہو تو پھر اگر تم نے ان سے صحبت نہ کی ہو تو ان کی بیٹیوں میں حرج نہیں اور تمہاری نسلی بیٹوں کی بیبیں۔"

اس آیت کریمہ کی رو سے مرد کے لئے محارم رشتے درج ذیل ہیں:

۱۵: "حاشیہ طحطاوی" صفحہ: ۳۰۳۔

۱۶: "منحۃ الخالق" جلد: ۱، صفحہ: ۶۱۱۔

۱۷: "سورۃ النسا" آیت نمبر ۲۲، ۲۳۔

"ماں، بیٹی، بہن، پھوپھی، بھتیجی، خالہ، بھانجی، رضاعی ماں، رضاعی بہن، ساس، بہو، مدخولہ بیوی کے پہلے خاوند سے بیٹی۔"

اور عورت کے لیے محارم رشتے درج ذیل ہیں:

"بیٹا، باپ، بھائی، بھتیجا، چچا، بھانجا، ماموں، رضاعی بیٹا، رضاعی بھائی، داماد، سسر اور خاوند کی پہلی بیوی کا بیٹا۔"

عورت کے لیے بغیر محرم سفر کرنا ناجائز وحرام ہے، عورت کی عمر کی کوئی قید نہیں جوان ہو خواہ بوڑھی۔

رسول اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ارشاد گرامی ہے:

"لَا يَحِلُّ لِامْرَاَةٍ تُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ اَنْ تُسَافِرَ مَسِيْرَةَ يَوْمٍ وَّلَيْلَةٍ اِلَّا مَعَ ذِيْ رَحِمٍ مَحْرَمٍ يَقُوْمُ عَلَيْهَا۔"(۱۸)

"کسی ایسی عورت پر جو اللہ اور روز آخرت پر ایمان رکھتی ہے حلال نہیں کہ وہ ایک رات اور دن کا سفر کرے مگر اس محرم رشتہ دار کیساتھ جو اس کی حفاظت کرے۔"

مزید علامہ امام علاء الدین حصکفی رقمطراز ہیں:

"مَعَ زَوْجٍ اَوْ مَحْرَمٍ بَالِغٍ عَاقِلٍ غَيْرَ مَجُوْسِيٍّ وَلَا فَاسِقٍ۔"(۱۹)

"اپنے شوہر کیساتھ یا ایسے محرم کیساتھ جو بالغ ہو، عاقل ہو، مجوسی نہ ہو، اور نہ ہی فاسق ہو۔"

زید کی بیوی پر لازم ہے کہ وہ توبہ کرے اور آئندہ کسی غیر محرم کیساتھ سفر نہ کرے۔ زید فوراً طلاق دینے کے ارادے سے باز رہے پہلے عورت کو سمجھائے پھر ناراضگی کا اظہار کرتے ہوئے بستر الگ کرلے اگر پھر ضرورت پڑے تو ہلکی سزا دے، امید ہے عورت سمجھ جائے گی اور اپنا معاملہ درست کرلے گی، اسکے بعد بھی اگر اس پر اثر نہ ہو تو طلاق دینے میں کوئی قباحت نہ ہوگی۔

چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

"وَالّٰتِيْ تَخَافُوْنَ نُشُوْزَهُنَّ فَعِظُوْهُنَّ وَاهْجُرُوْهُنَّ فِي الْمَضَاجِعِ وَاضْرِبُوْهُنَّ فَاِنْ اَطَعْنَكُمْ فَلَا تَبْغُوْا عَلَيْهِنَّ سَبِيْلًا۔"(۲۰)

"اور جن عورتوں کی نافرمانی کا تمہیں اندیشہ ہو تو انہیں سمجھاؤ، ان سے الگ سوؤ اور انہیں مارو اور پھر اگر وہ تمہارے حکم میں آجائیں تو ان پر زیادتی کی کوئی راہ نہ چاہو۔"

اگر زید کی بیوی توبہ کرے، زید سے معافی مانگے تو اللہ کے نزدیک معاف کردینا ہی اولیٰ ہے۔

ارشاد خداوندی ہے:

"وَالْكٰظِمِيْنَ الْغَيْظَ وَالْعَافِيْنَ عَنِ النَّاسِ۔"

"میرے بندے غصہ پینے والے اور معاف کردینے والے ہیں۔"

فقط۔ وَاللّٰهُ تَعَالٰى اَعْلَمُ وَرَسُوْلُهُ الْاَكْرَمُ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى حَبِيْبِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَبَارَكَ وَسَلَّمَ۔ كَتَبَهٗ

مفتی محمد عبد السلام ہاشمی نقشبندی

دار الافتاء "الجامعۃ الاشرفیۃ" گجرات، پاکستان

۱۸: "بخاری" کتاب الصلوٰۃ، باب فی کم یقصر الصلوٰۃ، جلد: ۱، ص: ۱۴۷، ۱۴۸۔

۱۹: "درمختار" کتاب الحج۔

۲۰: "سورۃ النساء" آیت نمبر: ۳۴۔

پندرھویں قسط

شرح سلام رضا

مصطفیٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام

مولانا شہزاد احمد مجددی چوراہی

...گذشتہ سے پیوستہ...

دجال کا ظہور اور دس گھڑ سواروں کے بارے میں غیبی خبر:

صحیح مسلم میں حضرت عبد اللہ بن مسعود سے حدیث دجال میں ہے کہ دس گھڑ سوار مقدمۃ الجیش کے طور پر بھیجے جائیں گے، نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

"إني لأعرف أسماء هم واسماء آبائهم وألوان خيولهم هم خير فوارس على ظهر الأرض يومئذ۔"(۱)

"میں ان کے نام، ان کے باپوں کے نام اور ان کے گھوڑوں کے رنگوں کو بھی جانتا ہوں اور وہ اس وقت زمین کی پشت پر بہترین سوار ہوں گے۔"

کسریٰ کے کنگن سراقہ بن مالک کو پہنائے گئے:

سراقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ بن مالک کا واقعہ کتب سیرت میں موجود ہے کہ ہجرت کے موقع پر سراقہ بن مالک رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے انعام کے لالچ میں رسول اللہ ﷺ کا تعاقب کیا اور ایک مقام پر آپ تک پہنچ گیا لیکن اللہ کی شان جب بھی اس نے برائی کا ارادہ کیا اس کا گھوڑا زمین میں دھنس گیا۔ آخر سراقہ بن مالک نے توبہ کی اور رسول اللہ ﷺ سے معافی کے خواستگار ہوئے۔ اس وقت سراقہ بن مالک کی حالت یہ تھی کہ کانپ رہے تھے۔ رسول اللہ ﷺ نے ان کی یہ حالت دیکھ کر فرمایا:

"كيف بك إذا لبست سواري كسرى؟"(۲)

"اس وقت تمہاری کیا حالت ہوگی جب تم کسریٰ کے کنگن پہنو گے۔"

اللہ اکبر۔ کسریٰ کی سلطنت یعنی اس دور کی سپر پاور اور رسول اللہ سراقہ کو فرما رہے ہیں کہ کسریٰ کے کنگن تجھے پہنائے جائیں گے۔ یہ سن کر سراقہ بن مالک رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی حیرت کی انتہاء نہ رہی۔ وقت گزر گیا اور حضرت عمر فاروق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے دور میں فتوحات کا سلسلہ شروع ہوا تو کسریٰ کا ملک بھی فتح ہوا اس وقت حضرت عمر کو رسول اللہ ﷺ کی یہ پیشین گوئی یاد تھی چنانچہ آپ نے سراقہ کو بلایا اور کسریٰ کے کنگن ان کے ہاتھوں میں پہنا دیئے اور اس موقع پر یہ تاریخی جملہ ارشاد فرمایا:

"الحمد لله الذي سلبهما كسرىٰ وألبسهما سراقة۔"(۳)

"سب خوبیاں اسی کو جس نے یہ کنگن کسریٰ سے لے کر سراقہ کو پہنا دیئے۔"

میں دنیا کو اس طرح دیکھ رہا ہوں جیسے میری یہ ہتھیلی:

حضرت عمر سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

۱: "صحیح مسلم" ۴: ۲۲۲۳، باب إقبال الروم في كثرة القتل عند خروج الدجال، رقم: ۲۸۹۹، دار إحياء التراث العربي بيروت۔

۲: "سنن البيهقي الكبرىٰ" ۲: ۳۵۷، باب الاختيار في التعجيل بقسمة مال الفيء إذا اجتمع، رقم: ۱۲۸۱۲، مكتبة دار الباز مكة المكرمة۔

۳: "المواهب اللدنية بالمنح المحمدية" ۳: ۱۳۱، المقصد الثامن، الفصل الثالث في إنبائه ص بالأنباء المغيبات، المكتبة التوفيقية القاهرة۔

"إن الله رفع لی الدنیا فأنا أنظر إلیها وإلی ما هو کائن فیها إلی یوم القیامة کما أنظر إلی کفی هذه، جیلان من الله جلاه لنبیه کما جلا للنبیین قبله۔"(۴)

"اللہ تعالیٰ نے دنیا کو اٹھا کر میرے پیش نظر کر دیا ہے اور میں اسے دیکھ رہا ہوں اور قیامت تک جو کچھ اس میں ہونے والا ہے میں اسے اس طرح دیکھ رہا ہوں جیسے میری یہ ہتھیلی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کے لیے اس طرح منکشف فرمایا جس طرح آپ سے پہلے نبیوں کے لیے منکشف فرمایا تھا"

آسمان میں جو پرندہ پر مارتا ہے، نبی کریم ﷺ نے اس کے بارے میں بھی بتا دیا:

حضرت ابو ذر غفاری اور حضرت ابو درداء سے صحیح سند کے ساتھ مروی ہے کہ:

"لقد ترکنا محمد ﷺ، وما یحرك طائر جناحیه فی السماء إلا أذکر نا منه علما۔"(۵)

"نبی کریم ﷺ نے ہمیں اس حال میں چھوڑا ہے کہ فضائے آسمانی میں جو پرندہ پر مارتا ہے، آپ نے از روئے علم اس کا ذکر بھی ہم سے کر دیا ہے۔"

غزوۂ موتہ میں تین جانثار صحابہ کی شہادت کی خبر:

حضرت انس سے روایت ہے کہ:

"أن النبی ﷺ نعی زیدا، وجعفرا، وابن رواحة للناس قبل أن یأتیهم خبرهم. فقال أخذ الرایة زید فأصیب، ثم أخذ جعفر فأصیب، ثم أخذ ابن رواحة فأصیب وعیناه تذرفان حتی أخذ الرایة سیف من سیوف الله، حتی فتح الله علیهم۔"(۶)

"نبی کریم ﷺ نے زید، جعفر اور ابن رواحہ کی شہادت کی خبر لوگوں کو سنائی حالانکہ ابھی تک کوئی خبر ان کی نہیں آئی تھی آپ ﷺ نے فرمایا کہ (پہلے) زید نے جھنڈا سنبھالا اور وہ شہید ہو گئے، پھر جعفر نے سنبھالا تو وہ بھی شہید ہو گئے، پھر عبد اللہ بن رواحہ نے سنبھالا تو وہ بھی شہید ہو گئے، آپ کی آنکھوں سے یہ کہتے وقت آنسو جاری تھے، یہاں تک کہ اللہ کی ایک تلوار (خالد بن ولید) نے جھنڈا سنبھالا حتی کہ اللہ نے عیسائیوں پر فتح عنایت فرمائی۔"

اس سلسلہ میں رسول اللہ ﷺ کا اپنا فرمان بھی موجود ہے جسے امام بیہقی نے موسیٰ بن عقبہ سے نقل کیا:

"إن الله تبارك وتعالی رفع لی الأرض حتی رأیت معترکهم۔"(۷)

"اللہ تبارک وتعالیٰ نے میرے لیے تمام حجابات اٹھا دیئے یہاں تک کہ میں نے معرکہ (غزوۂ موتہ) دیکھا۔"

غنیۃ المستملی شرح منیۃ المصلی میں عبد اللہ بن ابی بکر سے روایت ہے:

"قال لما التقی الناس بموتة جلس رسول الله ﷺ علی المنبر وکشف له ما بینه وبین الشام فهو ینظر الی معترکهم۔"(۸)

"جب مقام موتہ میں لڑائی شروع ہوئی رسول اللہ ﷺ منبر پر تشریف فرما ہوئے اور اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کے اور شام کے درمیان سے پردے اٹھا دیئے اور وہ معرکہ آپ ﷺ دیکھ رہے تھے۔"

حضرت علی اور حضرت امیر معاویہ کے درمیان جنگ کی غیبی خبر:

حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

۴: "کتاب الفتن لأبی عبد اللہ نعیم بن حماد المروزی" ۱:۲۷، باب ما کان من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من التقدم ومن أصحابه بعده فی الفتن التی ہی کائنة، مکتبة التوحید القاهرة ۔و "حلیة الأولیاء وطبقات الأصفیاء" ۲:۱۰۱، دار الکتاب العربی بیروت

۵: "مسند الإمام أحمد بن حنبل" ۳۵:۲۹۰، مؤسسة الرسالة بیروت۔ و "مسند أبی یعلی الموصلی" ۹:۴۶، دار المأمون للتراث دمشق۔

۶: "صحیح البخاری" ۵:۱۴۳، باب غزوة مؤتة من أرض الشأم، رقم ۴۲۶۲، دار طوق النجاة۔

۷: "دلائل النبوة" ۴:۳۶۵، باب ما جاء فی غزوه موتة، دار الکتب العلمیة بیروت۔

۸: "غنیة المستملی شرح منیه المصلی"، صفحه: ۵۸۴، فصل فی الجنائز، سہیل اکیڈمی لاہور۔

"لا تقوم الساعة حتى يقتتل فئتان فيكون بينهما مقتلة عظيمة، دعواهما واحدة۔"(۹)

"قیامت قائم نہ ہوگی، یہاں تک کہ دو گروہوں کے درمیان جنگ ہوگی، ان کے درمیان بہت بڑی جنگ ہوگی دعویٰ دونوں کا ایک ہی ہوگا۔"

حضرت امام حسن اور حضرت امیر معاویہ کی صلح کی غیبی خبر:

امام بخاری نے نقل کیا کہ نبی کریم ﷺ نے حضرت امام حسن کے بارے میں فرمایا:

"إن ابنی هذا سيد ولعل الله أن يصلح به بين فئتين عظيمتين من المسلمين۔"(۱۰)

"میرا یہ بیٹا سردار ہے اور مجھے یقین ہے کہ یہ مسلمانوں کی دو عظیم جماعتوں کے درمیان صلح کرائے گا۔"

رسول اللہ ﷺ کی یہ غیبی خبر پوری ہوئی اور حضرت امام حسن نے حضرت امیر معاویہ سے صلح کی۔

ترکوں کے ساتھ عربوں کی جنگ کی غیبی خبر:

حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

"لا تقوم الساعة حتى تقاتلوا الترك، صغار الأعين، حمر الوجوه، ذلف الأنوف، كأن وجوههم المجان المطرقة، ولا تقوم الساعة حتى تقاتلوا قوما نعالهم الشعر۔"(۱۱)

"قیامت قائم نہ ہوگی، یہاں تک تم ترکوں سے جنگ کروگے جن کی آنکھیں چھوٹی ہونگی، رنگ سرخ ناک اور چہرے ایسے چوڑے ہونگے جیسے چوڑی ڈھالیں اور قیامت قائم نہ ہوگی، یہاں تک کہ تم ایسے لوگوں سے جنگ کروگے، جو بالوں کی جوتیاں پہنے ہوں گے۔"

شارح صحیح مسلم ابوزکریا یحییٰ بن شرف نووی لکھتے ہیں کہ:

"وهذه كلها معجزات لرسول الله ﷺ فقد وجد قتال هؤلاء الترك بجميع صفاتهم التي ذكرها ﷺ صغار الأعين حمر الوجوه ذلف الآنف عراض الوجوه كأن وجوههم المجان المطرقة ينتعلون الشعر فوجدوا بهذه الصفات كلها في زماننا۔"(۱۲)

"یہ سب پیشین گوئیاں رسول اللہ ﷺ کا معجزہ ہیں کیونکہ ان ترکوں سے جنگ ہو کر رہی، وہ سب صفات ان میں موجود ہیں جو رسول اللہ ﷺ نے بیان فرمائی تھیں، آنکھیں چھوٹی، چہرے سرخ، ناک چھوٹے اور چپٹے، چہرے عریض، ان کے چہرے ایسی ڈھال کی طرح ہیں جن پر چمڑہ چڑھادیا گیا ہو، بالوں کے جوتے پہنتے ہیں، غرض یہ ان تمام صفات کے ساتھ ہمارے زمانہ میں موجود ہیں۔"

نارِ حجاز کے متعلق غیبی خبر:

حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

"لا تقوم الساعة حتى تخرج نار من أرض الحجاز تضير أعناق الإبل ببصرى۔"(۱۳)

"قیامت قائم نہ ہوگی، یہاں تک کہ ارض حجاز سے ایک آگ نکلے گی جس سے بصریٰ میں اونٹوں کی گردنیں روشن ہوجائیں گی۔"

رسول اللہ ﷺ کی یہ غیبی خبر پوری ہوئی:

۶ جمادی الثانی ۶۵۴ھ کو یہ آگ حجاز سے ظاہر ہوئی جس سے بصریٰ میں اونٹوں کی گردنیں روشن ہوگئیں۔ یہ آگ ۲۷ رجب تک ۵۲ دنوں تک بھڑکتی رہی۔

۹: "صحیح البخاری" ۴: ۲۰۰، باب علامات النبوة، رقم: ۳۶۰۹، دار طوق النجاة۔

۱۰: "صحیح البخاری" ۳: ۱۸۶، باب قول النبی صلی اللہ علیہ وسلم لحسن بن علی رضی اللہ عنہما ابنی ھذا سید الخ، رقم: ۲۷۰۴، دار طوق النجاة۔

۱۱: "صحیح البخاری" ۴: ۴۳، باب قتال الترک، رقم: ۲۹۲۸، دار طوق النجاة۔

۱۲: "شرح النووی علی صحیح مسلم" ۱۸: ۳۸، دار إحیاء التراث العربی بیروت۔

۱۳: "صحیح البخاری" ۹: ۵۸، باب خروج النار، رقم: ۷۱۱۸، دار طوق النجاة۔ و "صحیح مسلم" ۴: ۲۲۲۷، باب لا تقوم الساعة حتى تخرج نار من أرض الحجاز، رقم: ۲۹۰۲، دار إحیاء التراث العربی بیروت۔

یارسول اللہ ﷺ آپ سے کوئی بات پوشیدہ نہیں رہتی:

ابن سابط سے مروی ہے کہ:

"أن النبی ﷺ أرسل عائشة إلی امرأة فقالت ما رأیت طائلا فقال لقد رأیت خالا بخدها اقشعرت منه ذوائبك فقلت ما دونك سر ومن یستطیع أن یكتمك۔"(۱۴)

''نبی کریم ﷺ نے حضرت عائشہ کو ایک عورت کی طرف بھیجا (جس کے لیے آپ نے پیغام نکاح دیا تھا) تو انھوں نے آکر کہا میں نے اس میں کوئی خاص بات نہیں دیکھی۔آپ نے فرمایا تم نے اس کے رخسار پر ایک تل دیکھا ہے جس سے تمہارے رونگٹے کھڑے ہو گئے۔وہ فرماتی ہیں کہ آپ سے تو کوئی بات پوشیدہ نہیں رہتی خواہ آپ سے کوئی کتنا ہی چھپائے۔''

ان دلائل سے واضح ہوگیا کہ اللہ تعالیٰ نے نبی کریم ﷺ کو مغیبات پر مطلع فرمایا اور آپ نے امت کو آئندہ رونما ہونے والے واقعات پر مطلع فرمایا۔

حضرت اُم سلیم کا آپ ﷺ کے پسینہ کو بطورِ خوشبو استعمال کیا کرتی تھیں:

صحیح مسلم میں حضرت انس بن مالک سے روایت ہے کہ:

"دخل علینا النبی ﷺ فقال عندنا فعرق وجاء ت أمی بقارورة فجعلت تسلت العرق فیها فاستیقظ النبی ﷺ فقال یا أم سلیم ما هذا الذی تصنعین قال هذا عرقك نجعله فی طیبنا وهو من أطیب الطیب۔"(۱۵)

''نبی کریم ﷺ ہمارے گھر تشریف لائے اور قیلولہ فرمایا۔ جب آپ کو پسینہ آیا تو میری والدہ ایک شیشی لائیں اور اس کو پونچھ کر جمع کرنے لگیں، اسی دوران آپ ﷺ کی آنکھ کھل گئی۔آپ نے پوچھا اے اُم سلیم یہ کیا کررہی ہو؟انھوں نے کہا کہ میں آپ کے پسینہ کو جمع کر رہی ہوں تاکہ ہم اسے خوشبو کے طور پر استعمال کریں کیونکہ یہ تمام خوشبوؤں سے زیادہ لطیف خوشبو ہے۔''

علامہ محمد بن سعد اور امام ذہبی مشہور تابعی محمد بن سیرین سے اور وہ اُم سلیم سے روایت کرتے ہیں،وہ فرماتی ہیں کہ:

"كان رسول الله ﷺ یقیل فی بیتی فكنت أبسط له نطعا فیقیل علیه فیعرق فكنت آخذ سكا فأعجنه بعرقه۔"(۱۶)

رسول اللہ ﷺ میرے ہاں چمڑے کے بستر پر قیلولہ فرمایا کرتے تھے جب آپ کو پسینہ آتا تو میں اس کو جمع کر لیتی اور اس کو ''سک'' میں ملالیتی۔

''سک''ایک خوشبو کا نام ہے جو چند خوشبوؤں کا مرکب ہے۔

صحابہ کرام خوشبو سونگھ کر پہچان لیتے کہ آپ فلاں راستے سے گزرے ہیں:

امام دارمی ''سنن'' میں حضرت جابر بن عبد اللہ سے روایت کرتے ہیں کہ:

"أن النبی ﷺ لم یسلك طریقا أو لا یسلك طریقا فیتبعه أحد إلا عرف أنه قد سلكه من طیب عرقه أو قال من ریح عرقه۔"(۱۷)

''نبی کریم ﷺ جب کسی راستہ پر چلتے اور آپ کے پیچھے کوئی اس راستہ پر چلتا تو آپ کی خوشبو سے، یا راوی نے کہا آپ کے پسینہ کی خوشبو سے وہ پہچان جاتا تھا کہ آپ اس راستہ سے گذرے ہیں''

امام ابویعلیٰ موصلی حضرت انس سے روایت کرتے ہیں کہ:

۱۴:''تاریخ مدینة دمشق لابن عساکر'' ۳۶:۵۱،دار الفکر للطباعة والنشر والتوزیع بیروت۔

۱۵:''صحیح مسلم'' ۴:۱۸۱۵،باب طیب عرق النبی صلی اللہ علیہ وسلم والتبرک بہ،رقم:۲۳۳۱،دار إحیاء التراث العربی بیروت۔

۱۶:''الطبقات الکبریٰ'' ۸:۴۲۸،ومن نساء بنی عدی بن النجار،دار صادر بیروت۔و''سیر أعلام النبلاء'' ۲:۳۰۷،زوجاته صلی اللہ علیہ وسلم،مؤسسة الرسالة بیروت۔

۱۷:''سنن الدارمی'' ۱:۴۵،باب فی حسن النبی صلی اللہ علیہ وسلم،رقم:۶۲،دار الکتاب العربی بیروت۔

"كان رسول الله ﷺ إذا مر في الطريق من طريق المدينة وجد منه رائحة المسك قالوا مر رسول الله ﷺ في هذا الطريق اليوم۔"(۱۸)

''رسول اللہ ﷺ جب مدینہ منورہ کے راستوں سے گذرتے تو راہ گیر کستوری کی خوشبو (آپ ﷺ کی جسم مبارک سے کستوری کی خوشبو آیا کرتی تھی) سے جان لیا کرتے تھے کہ آپ اس راستے سے گذرے ہیں۔''

امام طبرانی حضرت انس سے روایت کرتے ہیں کہ:

"كنا نعرف رسول الله ﷺ إذا أقبل إلينا بطيب ريحه۔"(۱۹)

''ہم رسول اللہ ﷺ کو سامنے آنے سے پہلے ہی خوشبو سے پہچان لیا کرتے تھے۔''

امام ہیثمی نے ''مجمع الزوائد'' میں فرماتے ہیں:

"ورجال أبي يعلى وثقوا۔"(۲۰)

نبی کریم ﷺ کے جسم مبارک کی خوشبو مشک وعنبر سے زیادہ پاکیزہ تھی:

بخاری ومسلم حضرت انس سے روایت کرتے ہیں کہ:

"ما مسست حريرا ولا ديباجا ألين من كف النبي ﷺ ولا شممت ريحا قط أو عرفا قط أطيب من ريح أو عرف النبي ﷺ۔"(۲۱)

''میں نے نبی کریم ﷺ کی ہتھیلیوں سے زیادہ نرم وملائم ریشم ودیبا کو بھی نہیں پایا اور رسول اللہ ﷺ کی پاکیزہ خوشبو سے زیادہ مشک وعنبر کی خوشبو کو بھی نہیں سونگھا۔''

مسلم حضرت جابر بن سمرہ سے روایت کرتے ہیں کہ:

"صليت مع رسول الله ﷺ صلاة الأولى ثم خرج إلى أهله وخرجت معه فاستقبله ولدان فجعل يمسح خدي أحدهم واحدا واحدا قال وأما أنا فمسح خدي قال فوجدت ليده بردا أو ريحا كأنما أخرجها من جؤنة عطار۔"(۲۲)

''میں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ظہر کی نماز پڑھی پھر آپ اپنے گھر کی طرف نکلے میں بھی آپ کے ساتھ نکلا تو سامنے سے کچھ بچے آئے آپ نے ان میں سے ہر بچے کے رخسار پر اپنا ہاتھ پھیرا۔(راوی کہتے ہیں کہ) آپ نے میرے رخسار پر بھی اپنا ہاتھ پھیرا تو میں نے اس کی ٹھنڈک اور خوشبو محسوس کی گویا کہ عطار کے ڈبہ سے ہاتھ باہر نکالا ہو۔''

بخاری حضرت ابو جحیفہ سے روایت کرتے ہیں کہ:

"فأخذت بيده فوضعتها على وجهي فإذا هي أبرد من الثلج وأطيب رائحة من المسك۔"(۲۳)

''میں نے نبی کریم ﷺ کا ہاتھ پکڑا اور اسے اپنے چہرہ پر رکھا تو وہ برف سے زیادہ سرد اور مشک سے زیادہ خوشبودار تھا۔''

---جاری ہے---

۱۸: ''مسند أبي يعلى الموصلي''۵: ۴۳۳، قتادة عن أنس، رقم: ۳۱۲۵، دار المأمون للتراث دمشق۔

۱۹: ''المعجم الأوسط''۳: ۱۴۲، باب من اسمه ابراہیم، رقم: ۲۷۵۱، دار الحرمين القاہرة۔

۲۰: ''مجمع الزوائد ومنبع الفوائد''۸: ۲۸۲، باب منه في صفته وطيب رائحته صلى الله عليه وسلم، دار المأمون للتراث القاہرة/دار الكتاب العربي بيروت۔

۲۱: ''صحيح البخاري''۳: ۱۳۰۶، باب صفة النبي صلى الله عليه وسلم، رقم: ۳۳۶۸، دار ابن كثير اليمامة بيروت۔و ''صحيح مسلم''۴: ۱۸۱۴، باب طيب رائحة النبي صلى الله عليه وسلم ولين مسه والتبرك بمسحه، رقم: ۲۳۲۹، دار إحياء التراث العربي بيروت۔

۲۲: ''صحيح مسلم''۴: ۱۸۱۴، باب طيب رائحة النبي صلى الله عليه وسلم ولين مسه والتبرك بمسحه، رقم: ۲۳۲۹، دار إحياء التراث العربي بيروت۔

۲۳: ''صحيح البخاري''۳: ۱۳۰۴، باب صفة النبي صلى الله عليه وسلم، ۳۳۶۰، دار ابن كثير اليمامة بيروت۔

چوتھی قسط

قاری محمد حبیب قادری رضوی رحمۃ اللہ علیہ
حیات و خدمات

مولانا محمد افضال حسین نقشبندی

...گذشتہ سے پیوستہ...

ڈاکٹر محمد ندیم رضوی صاحب بیان کرتے ہیں کہ:

''محلہ میں اگر کوئی غریب بیمار ہو جاتا مجھے فون کر کے مکمل صورتحال سے آگاہ کرتے اور اگر صورتحال کچھ نارمل نہ ہوتی تو مجھے اس مریض کے گھر بلا لیتے۔ اس کا چیک اپ کرواتے اور اس مریض کے مکمل اخراجات چیک اپ سے لیکر آخری دوائی تک خود برداشت کرتے تھے۔ اگر کسی مریض کی صورتحال خراب ہوتی تو مجھ سے مشورہ کرتے اور پوچھتے اس کا یہاں سے ہی مسئلہ حل ہو جائے گا یا فیصل آباد لے جانا پڑے گا۔ اگر فیصل آباد لے جانا پڑتا تو ایمبولینس خود کروا کے دیتے اور مکمل دوائیوں، ٹیسٹوں کے اخراجات خود برداشت کرتے جب تک وہ مریض کلی طور پر صحت یاب نہ ہو جاتا۔ روزانہ اس کے گھر جا کر یا فون پہ اس کا حال پوچھتے اور گھر والوں کو خوب تسلی دیتے۔ آپ نے پریشان نہیں ہونا کوئی بھی مسئلہ ہو مجھے بتائیں۔ ان شاء اللہ میں حل کرنے کی پوری کوشش کروں گا اور یہ صرف دعوے ہی نہیں بلکہ عمل کی حد تک ہوتا تھا۔''

ڈاکٹر محمد ندیم رضوی صاحب ہی بیان کرتے ہیں کہ:

''سانگلہ ہل کے مضافاتی گاؤں ہنجلی کے ایک سید زادے کو ریڑھ کی ہڈی کا مسئلہ تھا۔ اس کا چیک اپ وقت پر کرواتے، دوائی وقت پر پہنچاتے اور اس کا مکمل علاج معالجہ کروایا۔ آخر میں اللہ تعالی نے اس کو صحت یابی عطا فرمائی۔ قاری صاحب رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ اس کی صحت یابی کی خبر سن کر بہت زیادہ خوش ہوئے اور اللہ تعالی کا لاکھ لاکھ شکر ادا کیا۔''

محترم محمد اشفاق احمد رضوی صاحب نے بیان کیا کہ:

''محلہ احمد آباد سانگلہ ہل کی ایک سید زادی جو کہ بیوہ تھیں، قاری صاحب رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ ان کی خدمت نذرانہ و ہدیہ کی صورت میں بہت زیادہ کیا کرتے۔''

فوجی محمد افضل صاحب جو کہ قاری صاحب کے گھر کے قریب ہی رہتے ہیں ان کا فرمانا ہے کہ:

۲۰۰۴ء میں میرا ایکسیڈنٹ ہوا اس کی مکمل ٹریٹ مینٹ قاری صاحب نے ہی کروائی، چیک اپ دوائیاں اور ڈاکٹروں کی فیسیں سب وہی ادا کرتے رہے۔ بدقسمتی سے ۲۰۱۰ء کو میرے پیٹ پر پکند رپھوڑا نکل آیا۔ لاہور سی ایم ایچ ہسپتال میں آپریشن کا فیصلہ ہوا۔ قاری صاحب نے ایمبولینس کروا کے دی اور باقی تمام اخراجات کی ذمہ داری اپنے اوپر لے لی۔''

مجھے کہنے لگے فوجی صاحب!:

''آپ نے پریشان نہیں ہونا جو بھی پریشانی ہو ایک بار مجھے ضرور اطلاع کیجئے گا۔''

آپریشن ہوا مکمل خرچہ قاری صاحب نے ہی اٹھایا۔ اور فون پر مسلسل رابطے میں رہے اکثر پوچھتے پیسوں کی یا کسی اور چیز کی ضرورت ہو تو مجھے بتا دینا۔ میں انشاء اللہ بندوبست کر دیا کرونگا۔ میرے اب تک پانچ آپریشن ہو چکے ہیں لیکن میں نے اپنی جیب سے ایک روپیہ بھی نہیں لگایا۔ ہر مہینے دو مہینے بعد چیک اپ کیلئے لاہور جانا پڑتا تھا۔ قاری صاحب نے مجھے کہہ رکھا تھا:

''جب چیک اپ کیلئے لاہور جانا ہو تو ایک دو دن قبل مجھے آپ نے پتا دینا ہے۔ بندوبست ہو جایا کرے گا۔''

روزانہ جامعہ جاتے آتے میرا حال پوچھتے رہتے تھے۔جب میں بتاتا:

"قاری صاحب!کل یا پرسوں لاہور چیک اپ کیلئے جانا ہے۔"

"مجھے فون کر کے کہتے:

"آج میں آؤں گا"

رات دس یا گیارہ بجے آکر ناخنوں سے دروازہ کھٹکھٹاتے میں کھولتا تو میرے ساتھ سلام دعا کرتے اور میرے ہاتھ میں چیک اپ، دوائیوں اور کرایہ کا خرچہ دے کر فوراً چلے جاتے۔اکثر ان کی تیمارداری یا خدمت گزاری کا وقت یہ ہوتا یعنی یا تو صبح کی نماز پڑھانے سے قبل گھر سے سیدھے میرے پاس آتے تھوڑی دیر بیٹھتے تسلی دیتے کسی چیز کی ضرورت ہوتی تو پوچھ کر پھر جا کر نماز پڑھاتے۔پھر عشاء کی نماز کے بعد تقریباً دس بجے کے قریب آتے۔حسب سابق دروازہ کھٹکھٹاتے اور وہ چیز مجھے دیتے اور چلے جاتے۔دروازہ اتنا آہستہ کھٹکھٹاتے کہ میرے گھر والوں تک کو علم نہ ہونے دیتے۔میری انہوں نے اس انداز سے خدمت کی ہے کہ میرے گھر والوں نے بھی نہیں کی۔میں مس کال دیتا تو فوراً بیک کال کرتے اور خیریت و حال پوچھتے۔قاری صاحب نے ۲۰۱۰ء سے لے کر ۲۰۱۷ء اپنے وصال تک اس انداز سے میری خدمت کی کہ میرے محلہ داروں،ہمسائیوں تو در کنار اکثر اوقات میرے گھر والوں کو بھی علم نہیں ہونے دیتے تھے۔"

فوجی صاحب نے ہی بیان کیا کہ:

"جب پہلی بار میرا لاہور CMH ہسپتال میں آپریشن تھا پیچھے میرے بیٹے محمد خان پر ٹی۔بی نے سخت حملہ کیا۔میرے بچے کو لیکر فیصل آباد تک گئے۔علاج میں کوئی کسر اٹھا نہ رکھی لیکن وہ جانبر نہ ہو سکا اور اللہ تعالیٰ کو پیارا ہو گیا۔"

فوجی صاحب کی اہلیہ محترمہ نے اپنے جذبات کا اظہار کچھ یوں کیا:

"قاری صاحب ولی تھے اللہ رسول کو راضی رکھا سب اہل محلہ کو خوش رکھا۔جس دن ان کا وصال ہوا محلہ پر سکتہ کا عالم تھا ہر کوئی رو رہا تھا کیونکہ اگر قاری صاحب اہل محلہ سے پیار و محبت کرتے تھے تو اہل محلہ بھی ان سے بہت زیادہ محبت کرتے تھے اور کرتے ہیں۔میرے ابو،امی فوت ہوئے،بیٹا عبدالرحمن فوت ہوا مگر جتنا دکھ اور افسوس مجھے قاری صاحب کے وصال پر ہوا ان تینوں پر بھی نہیں ہوا ہوگا!۔"

کسی شاعر نے کہا ہے:

ہمسائیاں جن کو زمین نے ہے بہت پیار دیا
آسماں کو بھی محبوب ہوئی جاتی ہیں

ہمسائیوں کے ساتھ حسن سلوک:

اللہ تعالیٰ نے "قرآن پاک" میں ماں باپ کیطرح پڑوسیوں کے ساتھ بھی احسان کا حکم دیا ہے۔(۱)

حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"ما زال جبریل یو صینی بالجار حتی ظننت انه سیورثه۔"

"جبرائیل علیہ السلام ہمسائے کے حق میں مجھے برابر وصیت اور تاکید کرتے رہے یہاں تک کہ میں خیال کرنے لگا کہ وہ اس کو وارث قرار دے دیں گے۔"(۲)

حضرت سیدنا عبداللہ بن عمر بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"خیر الجیران عند اللہ خیر هم لجاره۔"

"اللہ تعالیٰ کے نزدیک بہترین ہمسایہ وہ ہے جو اپنے ہمسایہ کیلئے بہتر ہو۔"(۳)

حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ!

"میرے دو پڑوسی ہیں کون سے پڑوسی کی طرف (پہلے) ہدیہ بھیجا کروں۔"

آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"الی اقربهما منك بابا۔"

۱:"پارہ:۱۵" سورۃ النساء، آیت:۳۶۔
۲:"البخاری":الصحیح، کتاب الادب، باب:الوصاة بالجار، رقم الحدیث:۲۰۱۴، صفحہ:۱۰۵۲، مطبوعہ دار السلام للنشر والتوزیع الریاض۔
۳:"البخاری":الادب المفرد، باب:خیر الجیران، رقم الحدیث:115 صفحہ:۵۳، مطبوعہ قدیمی کتب خانہ مقابل آرام باغ کراچی۔

''جس کا دروازہ تجھ سے زیادہ قریب ہو، اس کی طرف پہلے ہدیہ بھیجا کرو۔''(۴)

قاری صاحب رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ ان احادیث مبارکہ پر پورے پورے عامل تھے اور بس یہیں تک نہیں کہ خود عمل کر لیا بلکہ مسجد و جامعہ میں ہمسائیوں سے حسن سلوک، صلہ رحمی اور ان کے حقوق کیا ہیں ان موضوعات پر اکثر دروس بھی دیا کرتے تھے۔

قاری صاحب رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ کے ہمسایہ (جن کے گھر اور قاری صاحب کے گھر کی دیوار بھی سانجھی اور دروازے بالکل ساتھ ساتھ ہیں) وہ جناب سید اعجاز حسین شاہ صاحب بیان کرتے ہیں کہ:

''جب ہمارے محلہ اسلام پورہ میں گیس آئی تو قاری صاحب رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ نے گیس میٹر لگوایا اور میں نہ لگوا سکا۔ قاری صاحب رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ نے میٹر لگوا کر مجھے بلایا اور کہنے:

''لگے شاہ جی آپ نے میٹر کیوں نہیں لگوایا؟''

میں نے بتایا کہ:

''قاری صاحب! حالات کچھ اجازت نہیں دے رہے تھے۔''

بس یہ کہنے کی دیر تھی کہ شہر گئے مکمل سامان لائے اور کہنے لگے:

''شاہ جی آپ کے ہاں گیس کا کنکشن پہلے لگے گا اور میرے ہاں بعد میں اور پھر ایسا ہی ہوا۔''

انہوں نے پہلے گیس کا کنکشن ہمارا لگوایا اور بعد میں اپنا لگوایا۔

میں نے کہا:

''قاری صاحب آپ نے ہمارے لئے اتنی تکلیف کیوں کی ہے؟''

کہنے لگے:

''شاہ جی کیوں نہ کرتا آپ سے تو میرا دو طرح کا محبت کا تعلق ہے ایک تو آپ سید ہیں اور دوسرے میرے ہمسائے بھی ہیں۔ اگر میرے گھر گیس کا کنکشن پہلے لگتا تو قیامت کے دن سرکار کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم مجھ سے پوچھ لیتے تمہارے ہمسایہ کے ہاں تو گیس کا کنکشن نہ لگ سکا اور وہ بھی میری اولاد کے ہاں اور تم نے لگوا لیا تو میں کیا جواب دیتا۔''

میں آپ کی اس گفتگو کو سن کر بہت متاثر ہوا۔

اگر کسی ہمسائے کو کچھ تکلیف یا پریشانی ہوتی تو فوراً حل کرتے۔ جناب سید اعجاز حسین شاہ صاحب بیان کرتے ہیں:

''ایک دفعہ مجھے دس ہزار کی اشد ضرورت تھی۔ میں نے قاری صاحب رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ سے اظہار کیا اُس وقت تو خاموش ہو گئے شام کو میرے ہاں بیٹھک میں آئے۔ بیٹھے کچھ دیر باتیں ہوئیں اور پھر کہنے لگے:

''شاہ جی اللہ کا ایک بندہ آپ کو نذرانہ پیش کرنا چاہتا ہے اور پھر وہ دس ہزار نکال کر میرے ہاتھ پر رکھ کر فرمایا قبول کریں۔

میں نے بڑا کہا لیکن قاری صاحب رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ کی محبت کے سامنے میری ایک بھی نہ چلی۔ قاری صاحب رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ نے کہا شاہ جی اگر ہم نے آپ کی خدمت ہی نہیں کرنی تو اور کس نے کرنی ہے۔''

سید صاحب ہی بیان کرتے ہیں کہ:

۲۰۰۰ء میں جب میں نے قربانی کی تو کھال قاری صاحب رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ کو دی نہ لیتے تھے۔ میں نے کہا:

''قاری صاحب دوسری مساجد کے اماموں کو لوگ کھالیں دیتے ہیں اس بار ہم بھی کھالیں آپ کو دیں گے۔''

میرے اصرار کے سامنے اُن کی ایک نہ چلی۔ اُس وقت تو رکھ لی کچھ دنوں بعد آئے فرمانے لگے:

''شاہ جی اس بار کھالوں کا ریٹ مندا ہی رہا اور پھر اپنی جیب سے ۲۷۰۰ روپے نکال کر مجھے دیئے۔''

میں نے کہا:

''یہ کس چیز کے ہیں؟''

کہنے لگے:

''اسی کھال کے۔''

میں نے کہا:

''وہ تو میں نے آپ کو ہی دی تھی۔''

کہنے لگے:

''شاہ جی یہ آپ کے پیسے ہیں مجھے نہیں لگتے۔

۴: ''البخاری'': الصحیح، کتاب الادب، باب: حق الجوار فی قرب الابواب، رقم الحدیث: ۶۰۲۰، صفحہ: ۱۰۵۲، مطبوعہ دار السلام للنشر والتوزیع الریاض۔

میں نے کہا:

"پھر ان کا کیا کیا جائے؟"

تو فرمانے لگے:

"محلہ میں کسی ہمسایہ کو جو کہ غریب ہو اُس کو دے دیں۔"

میں نے کہا:

"تو پھر یہ کام آپ خود کریں تو انہوں نے دیگر کھالوں کے اور میری قربانی کی کھال کی رقم تمام ہمسائیوں میں تقسیم کر دی جن کو وہ رقم شرعاً لگتی تھی۔"

جناب سید اعجاز حسین شاہ صاحب ہی نے بتایا کہ:

"ہمارے گھر میں ایک جامن کا درخت ہے جو کہ آدھا قاری صاحب کے گھر کی طرف جھکا ہوا ہے۔ جب جامن پکتے بچے اگر کچھ جامن توڑ لیتے یا چھڑی وغیرہ سے جامن جھاڑ لیتے تو ان سے ناراض ہوتے اور کہتے آپ کی ان حرکات کی وجہ سے اگر ہمسائے تکلیف محسوس کرتے ہوں تو پھر حالانکہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"لا یدخل الجنة من لا یامن جارہ بوائقه۔"

"وہ شخص جنت میں داخل نہ ہو گا جس کا پڑوسی اس کی بری حرکات سے محفوظ نہ ہو۔"(۵)

جب مجھے اس بات کا علم ہوا تو میں نے قاری صاحب سے کہا:

"جامن کے درخت کا جو حصہ آپ کے گھر کی طرف جھکا ہوا ہے۔ وہ آج سے آپ کا ہوا ہے۔ آپ چاہے تو توڑ کر اتاریں یا جھاڑ کر یہ آپ کی صواب دید ہے۔"

علماء وطلباء سے حسن سلوک:

قاری صاحب رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ کا علماء و طلباء سے حسن سلوک بھی دیدنی تھا۔ علماء کرام کی اپنے گھر اکثر دعوت کرتے ان کو اچھے اچھے کھانے کھلاتے اور واپسی پر خصوصی نذرانے و ہدیے پیش کر کے رخصت کرتے۔ علماء کرام سے محبت کا عالم یہ تھا کہ محترم ڈاکٹر محمد ندیم رضوی صاحب بیان کرتے ہیں کہ:

"ایک دن مجھے فرمانے لگے ڈاکٹر صاحب میرا دل کرتا ہے کہ اس بار گیارھویں شریف کے جلوس میں استاذ العلماء والمدرسین، حضرت علامہ مولانا مفتی محمد ذوالفقار علی رضوی دامت برکاتھم العالیہ کیلئے جیپ کا بندوبست کیا جائے۔ وہ جیپ میں بیٹھ کر اس بار جلوس کی قیادت فرمائیں۔"

پھر یہ عملاً بھی ایسے ہی ہوا کہ قاری صاحب رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ نے مفتی صاحب کیلئے جیپ کا بندوبست کیا اور اس بار مفتی صاحب نے گیارہویں شریف کے جلوس کی قیادت جیپ میں بیٹھ کر کی۔ اس کے تمام اخراجات قاری صاحب رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ نے اپنی جیب سے ادا کیئے۔

مجاہد اہلسنت حضرت مولانا محمد شاہد رضا قادری رضوی صاحب (آف سرگودھا) بیان کرتے ہیں:

"جب مکتبہ المدینہ پر کوئی نئی کتاب آتی فون کرتے اور پوچھنے کا انداز بھی بڑا نرالا ہی ہوتا تھا۔ پوچھتے حضرت آپکے پاس فلاں کتاب ہے اگر میں کہتا نہیں ہے تو خرید کر رکھ لیتے جب سانگلہ ہل جانا ہوتا پیش کر دیتے۔ اسی طرح کئی اور علماء کرام سے بھی پوچھ لیتے اور پھر کسی طالب علم کو بھیج کر اس عالم دین کے گھر کتب پہنچا دیا کرتے تھے۔ آپ کا یہ معمول صرف علماء کرام تک ہی محدود نہ تھا بلکہ طلباء سے بھی حسن سلوک کا کچھ یہی انداز ہوتا تھا۔"

راقم الحروف نے جن دنوں ماہنامہ اہلسنت گجرات میں مستقل طور پر لکھنا شروع کیا تو اکثر فون کر کے فرماتے میں نے آپ کا پورا مضمون پڑھا اور مجھے بہت پسند آیا ہے۔ شاید نہیں بلکہ یقیناً یہ آپ کا راقم کا حوصلہ بڑھانے کا اک خوبصورت انداز تھا۔ دسمبر ۲۰۱۴ء بمطابق صفر المظفر ۱۴۳۶ھ میں ماہنامہ اہلسنت گجرات میں راقم کا مضمون بعنوان "شان اعلیٰ حضرت دیوبندی علماء کے قلم سے!" اور اکتوبر نومبر ۲۰۱۵ء میں۔ "مقام رضا بزبان مخالفین رضا" دو قسطوں میں شائع ہوئے۔ پڑھ کر اتنے خوش ہوئے کہ کئی عدد رسالے منگوا کر جامعہ کی معلمات وطالبات میں فری تقسیم بھی کئے اور مجھے فون کیا فرمانے لگے:

"آپ کے ان مضامین کو پڑھ کر جامعہ کی تین طالبات نے اُن طالبات کو جو گمراہی میں دھنسنے والی تھیں راہ حق پر لانے میں کامیاب ہوئی ہیں۔"

۵: "المسلم": الصحیح، کتاب الایمان، بیان تحریم ایذاء الجار، رقم الحدیث: ۱۷۲، صفحہ: ۴۱، مطبوعہ دار السلام للنشر والتوزیع الریاض۔

راقم نے شکرانے کے نوافل ادا فرمائے، مجھے فرمانے لگے:

''اب آپ نے سانگلہ کب آنا ہے؟''

راقم نے عرض کیا:

''چند دنوں تک آنے کا ارادہ ہے۔''

فرمانے لگے:

''جب آؤ تو مجھے ضرور مل کر جانا میں نے ہاں کر دی۔''

ڈھیروں دعاؤں سے نوازا اگلی دفعہ جب ان کے گھر میری ان سے ملاقات ہوئی تو فرمانے لگے:

''آپ کے پاس ''فتاویٰ رضویہ شریف'' موجود ہے؟''

میں نے عرض کیا:

''نہیں۔''

تو فرمانے لگے:

''اسکی کبھی ضرورت ہی پیش نہیں آئی یا پھر کوئی اور وجہ ہے؟''

میں نے عرض کیا:

''حضرت! ''فتاویٰ رضویہ شریف'' کی ضرورت کس کو نہ ہوگی؟ ضرورت تو ہے لیکن وسائل کی کمی کی وجہ سے خریدنے سے اب تک قاصر رہا ہوں۔''

قاری صاحب اٹھے اپنی الماری سے ''فتاویٰ رضویہ شریف'' جو کہ ابھی انہوں نے چند ماہ قبل ہی خریدا تھا نکال کر مجھے عطاء کر دیا۔''

میں نے کافی کہا:

''حضرت! آپ کو اس کی زیادہ ضرورت ہے۔ ان شاء اللہ میں خرید لوں گا۔''

فرمانے لگے:

''جس دن میں نے فون کیا تھا اس دن ہی میں نے یہ ارادہ کر لیا تھا کہ ''فتاویٰ رضویہ شریف'' میں تمہیں بطور انعام دوں گا۔ لیکن یہ پوچھا میں نے اس لئے ہے کہ شاید ''فتاویٰ رضویہ شریف'' پہلے ہی تمہارے پاس موجود ہو۔''

اسی طرح جب فون کرتے اکثر پوچھا کرتے تھے کہ:

''کسی کتاب کی ضرورت تو نہیں اگر ضرورت ہوتی تو فوراً منگوا دیتے۔ اللہ تعالیٰ ان کی ان کاوشوں کو اپنی بارگاہ میں درجہ قبولیت عطا فرمائے اور انہیں اس کا بہترین اجر عطا فرمائے۔ آمین''

جب ''خطبات شیر اہلسنت'' شائع ہوئے تو بھی بہت خوش ہوئے۔ راقم سے ۳۰ نسخے قیمتاً منگوا کر جامعہ کی معلمات وطالبات میں تقسیم کئے۔ صاحبزادہ محمد علی حسن رضوی صاحب نے بیان کیا کہ:

''قاری صاحب متبع شریعت اور شریف النفس انسان تھے۔ پورے علاقہ کے لوگوں کو اپنی بہو بیٹیوں کو جامعہ کے پروگراموں میں بھرپور شرکت کیلئے بھیجنا آپکی شرافت کی اعلیٰ دلیل ہے۔ قاری صاحب دین کے خادموں، علماء وطلباء سے گہری محبت کرتے تھے۔ انکی خدمت نقدی وتحفہ کی صورت میں بھی کرتے تھے۔ قاری صاحب جیسے لوگ مائیں روز جنم نہیں دیتیں۔''

ہزاروں سال نرگس اپنی بے نوری پہ روتی ہے
بڑی مشکل سے ہوتا ہے چمن میں دیدہ ور پیدا

خوفِ خدا:

قاری صاحب رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ کی ذات میں خوف خدا بھی بہت زیادہ پایا جاتا تھا۔ اس پر صرف دو مثالیں ایک ابتدائی دور کی اور ایک بالکل زندگی کے آخری ایام کی پیش خدمت ہیں۔ جن کا مطالعہ کر کے قارئین قاری صاحب کے خوف خدا کو بہت ہی قریب سے محسوس کر سکتے ہیں۔

قاری صاحب رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ کی والدہ صاحبہ بیان فرماتی ہیں کہ:

''میرا بیٹا حبیب جب ایف اے کا امتحان اعلیٰ نمبروں سے پاس کر چکا تو گورنمنٹ کی طرف سے اُس کا بطور ٹیچر پرائمری سکول میں تقرر ہوا مگر اُس نے یہ کہہ کر گورنمنٹ کی تنخواہوں میں اکثر سود کی رقم شامل ہوتی ہے۔ رشوت وغیرہ جیسی بیماریاں عام پائی جاتی ہیں۔ گورنمنٹ کی نوکری کرنے سے انکار کر دیا۔''

قارئین! جس دور میں اور جب لوگ گورنمنٹ کی نوکریاں حاصل کرنے کیلئے لاکھوں روپے رشوت میں اُڑا دیتے ہوں۔ اس ماحول میں گورنمنٹ کی نوکری صرف اللہ رب العزت کے خوف سے اور

اس کی معصیت و نافرمانی سے بچنے کیلئے گورنمنٹ نوکری کو لات مار دینا واقعی انسان کے خوف خدا کی اعلیٰ دلیل ہے۔

محترم حافظ محمد عمران صاحب نے راقم کو دیئے گئے انٹرویو میں بتایا کہ:

"آپ کے وصال سے چار یا پانچ روز قبل میں نے نیا موبائل خریدا، دیکھ کر پوچھنے لگے:

"آپ کے پاس تو پہلے موبائل موجود تھا پھر نیا موبائل خریدنے کی کیا ضرورت محسوس ہوئی؟"

میں نے عرض کیا:

"پہلا میں نے بیچ دیا ہے۔"

پوچھنے لگے:

"کتنے کا خریدا تھا؟"

میں نے عرض کیا:

"۷ ہزار کا۔"

فرمایا:

"بیچا کتنے کا ہے؟"

میں نے عرض کیا:

"۱۲ ہزار کا۔"

فرمانے لگے:

"دیکھو آپ نے سات ہزار کا خریدا پھر اس کو اتنی دیر استعمال کیا۔ تمہیں چاہیے تھا کہ چھ ہزار میں بیچتے یا پھر ساڑھے چھ ہزار میں بیچتے یا پھر حد سات ہزار کا بیچتے تم نے تو پورے بارہ ہزار کا ہی بیچ ڈالا۔ دیکھو وہ جس کو آپ نے بیچا وہ آپ کا مسلمان بھائی ہے۔ اُس سے یہ زیادتی ہوئی ہے آپ کو اس سے یوں زیادتی نہیں کرنی چاہیے تھی۔ پتا نہیں اُس کے گھر کے معاملات کیسے چل رہے ہیں۔ فرمانے لگے میرا تو آپ کو مشورہ ہے۔ اُس کو بقیہ پانچ ہزار واپس کر دو دیکھنا وہ آپ کو جو دل سے دعا دے گا وہ تمہیں دنیا و آخرت میں بھی کام آئے گی۔ اللہ تعالی آپ کو اس دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی اس کا نعم البدل عطا فرمائے گا۔ دیکھنا آپکے اس عمل سے اللہ اور اس کا رسول ﷺ آپ سے کتنے خوش ہوتے ہیں۔"

حافظ صاحب! کہتے ہیں کہ آپ کی ان باتوں نے اور بار بار تاکیداً کہنے نے مجھ پر خوب اثر کیا اور میں نے جب اس دکان دار کو وہ پانچ ہزار واپس کیا تو اس نے حیران ہو کر پوچھا یہ کس چیز کے ہیں؟

"میں نے سب صورتحال کہہ سنائی۔"

اس کی زبان سے فوراً یہ الفاظ نکلے یقین نہیں آتا۔ اس دور میں بھی ایسے لوگ زمین پر موجود ہیں اور اس کی آنکھیں آپ کی مذکورہ باتیں سن کر نم ہو گئیں۔ کسی نے کیا خوب کہا ہے۔

اے خدا آسودہ جنت میں رہے وہ روح پاک
جس نے ساز زندگی میں سوز پیدا کر دیا

احترام و اکرام سادات کرام:

اہل محبت و عشق کے نزدیک ہر وہ چیز قابل تعظیم ہوتی ہے جسے محبوب کے ساتھ معمولی سی نسبت بھی حاصل ہو۔ یہی وجہ ہے کہ قاری صاحب سے نسبت رکھنے والی ہر شخصیت و ہستی خواہ وہ سرکار ﷺ کے والدین کریمین ہوں یا صحابہ کرام ہوں یا آپ کی اہلبیت عظام ہوں سے حد درجہ عقیدت و محبت رکھتے اور بے پناہ احترام فرماتے تو وہ آپ کے خون مبارک سادات کرام کی عزت و احترام کس انداز سے کرتے ہوں گے۔ ملاحظہ ہو

جناب سید اعجاز حسین شاہ صاحب بیان کرتے ہیں کہ:

"قاری صاحب نے ساڑھے پندرہ ہزار کا قربانی کیلئے بکرا خریدا اور وہاں تھوڑی دیر کیلئے ٹھہر گئے۔ جس بچے کو بکرا گھر چھوڑ کر آنے کو کہا تھا وہ غلطی سے بکرا ہمارے گھر چھوڑ گیا۔ میرے گھر والوں نے بھی اس لئے لے کر گھر باندھ لیا کہ میں بھی اُس دن باہر بکرا خریدنے کیلئے گیا ہوا تھا۔ گھر والوں نے سمجھا شاید ہمارا بکرا ہی آیا ہے۔ جب میں گھر واپس آیا تو گھر بندھا ہوا بکرا دیکھ کر میں بڑا حیران ہوا۔ میں نے گھر والوں سے پوچھا یہ بکرا کس کا ہے۔ انہوں نے کہا:

"آپ نے نہیں بھیجا تھا؟"

میں نے کہا:

"نہیں تو۔"

پھر مجھے خیال آیا قاری صاحب نے بکرا نہ خریدا ہو جو غلطی سے طالب علم میرے گھر چھوڑ گیا ہے۔ میں نے فوراً قاری صاحب سے رابطہ

کیا۔ قاری صاحب بکرا آپ نے خریدا ہے۔ قاری صاحب نے کہا جی ہاں میں نے ہی خریدا ہے۔ بچہ غلطی سے آپ کے گھر چھوڑ گیا ہے۔ میں نے کہا:

''آپ دروازہ کھٹکھٹا کر لے لیتے۔''

آپ نے کہا بس احترام سادات ہونے کی وجہ سے دروازہ کھٹکھٹانے کو جی نہیں چاہا کہیں آپ کو برا نہ لگے، میں نے کہا:

''ویسے بکرا بچوں کو بڑا پسند آیا ہے۔''

مسکرا کر کہنے لگے:

''تو شاہ جی آپ رکھ لیں میں اور خرید لوں گا۔''

میں نے کہا:

''کتنے کا خریدا کہنے لگے ساڑھے پندرہ ہزار کا وہ بکرا ہمیں دے دیا اور خود پھر اتنا ہی بڑا بکرا ساڑھے تیئس ہزار کا خریدا کیوں کہ عید الاضحیٰ میں ایک دو دن رہنے کی وجہ سے ریٹ کافی بڑھ چکے تھے۔ لیکن اس کے باوجود چہرے پر شکن نہیں آیا۔''

محترم سید حفیظ الحسن شاہ صاحب بیان کرتے ہیں کہ:

''اگر ان کے ساتھ سفر ہوتا تو سفر میں امیر قافلہ مجھے منتخب کرتے جب بھی نماز کا وقت آتا نماز بھی اصرار کر کے میری اقتداء میں ہی ادا کرتے۔ پوری زندگی میں بمشکل دو نمازیں بوجہ مجبوری پڑھائیں کیونکہ میں امامت کروا نہیں سکتا تھا۔''

قریبی احباب سے حسن سلوک:

قریبی احباب سے حسن سلوک بھی قابل رشک ہوتا تھا ایک دو مثالیں پیش خدمت ہیں۔

ذمہ دار مکتبۃ المدینہ جناب محمد جمیل احمد عطاری صاحب نے بیان کیا کہ:

''آج سے تقریباً ڈیڑھ سال قبل کی بات ہے۔ میں جامع مسجد بلال محلہ احمد آباد میں صبح بچوں کو ناظرہ قرآن مجید پڑھاتا تھا کہ ان دنوں میرا موبائل گم ہو گیا۔ دوسرے دن قاری صاحب مکتبہ پر تشریف لائے تو فرمانے لگے:

''جمیل صاحب خیریت تھی آپ کا موبائل بند جا رہا تھا؟''

میں نے کہا:

''قاری صاحب خیریت ہی ہے بس وہ موبائل گم ہو گیا ہے۔ اس کی وجہ سے رابطہ نہیں ہو سکا فوراً پڑھا: اناللہ وانا الیہ راجعون اور پھر استفہامیہ انداز میں فرمانے لگے۔ آپ کو موبائل کی ضرورت تو ہو گی؟''

میں نے کہا:

''انشاء اللہ جلد خرید لوں گا۔''

''اگلے دن آئے اور جیب سے موبائل نکال کر مجھے دیا اور کہنے لگے:

''خریدنے کی ضرورت نہیں آپ اس کو استعمال کریں۔ آج بھی میرے پاس وہی موبائل چل رہا ہے اور انکی پل پل یاد دلاتا ہے۔''

محترم صاحبزادہ پیر محمد ضیاء المصطفیٰ رضوی صاحب بیان کرتے ہیں کہ:

''مجاہد اہلسنت، حضرت مولانا محمد شاہد رضا قادری رضوی صاحب (آف سرگودھا) ۲۷ جنوری ۲۰۱۷ء کو کراچی سے واپس سرگودھا آ رہے تھے کہ روہڑی اسٹیشن پر قیام کے دوران موبائل چارجنگ پر لگایا لیکن اتارنے کا یاد نہ رہا اور ٹرین چل پڑی۔ ہمارا رابطہ ان سے منقطع ہو گیا اگلے دن وہ سانگلہ ہل آئے تو ہم نے وجہ پوچھی تو بتایا موبائل روہڑی اسٹیشن پر رہ گیا تھا۔ قاری صاحب نے اپنی جیب سے موبائل نکالا اور اپنی سم نکال کر فوراً ان کو پیش کر دیا۔''

محترم محمد شاہد رضوی صاحب نے بیان کیا کہ:

''ہر سال بارہ ربیع الاول شریف کے حسین لمحات پر بارہ ربیع الاول شریف کی نسبت بارہ سو روپے اور خوشبو دیا کرتے تھے کئی بار ''ترجمہ کنزالایمان شریف'' اور ''بہار شریعت'' تحفہ میں دی۔''

ڈاکٹر محمد ندیم رضوی صاحب بیان کرتے ہیں کہ:

''آپ اکثر مجھے عمامہ شریف باندھنے کی ترغیب دیتے رہتے۔ پھر اس سال بارہ ربیع الاول شریف کے جلوس میں استعمال کرنے کیلئے سفید عمامہ شریف تحفہ میں پیش کیا جس کو جلوس میلاد النبی ﷺ کے موقع پر میں نے باندھا دیکھ کر بہت خوش ہوئے۔''

راقم الحروف کو اسی سال جلوس میلاد النبی ﷺ میں آپ کے ہاتھوں میں ہاتھ ڈال کر آپ کے ساتھ چلنے کی سعادت حاصل رہی۔ ان

لمحات کو گزرے آج تقریباً اڑھائی ماہ ہونے کو ہیں مگر اب بھی محسوس ہوتا ہے جیسے کل کی بات ہے۔ بقول شاعر

ہاتھوں میں دے کر ہاتھ ابھی کل کی بات ہے
وہ چل رہے تھے ساتھ ابھی کل کی بات ہے

وہ گزرے ہوئے حسین لمحات میرے لئے لائق فخر ہیں کہ برے یا بھلے سہی مگر چند قدم یہ بھی ان کے ساتھ چلے ہیں۔

یہ فخر تو حاصل ہے برے ہیں کہ بھلے ہیں
دو چار قدم ہم بھی تیرے ساتھ چلے ہیں

جلوس جب تھانے والے چوک میں سے کیٹی چوک کی طرف رواں دواں ہوا تو کچھ گفت وشنید بھی ہوتی رہی۔ اسی دوران قاری صاحب نے نعلین شریف کا ایک خوبصورت نقش جو کہ ڈبیہ میں پیک تھا اور ایک شیشی عطر کی بطور تحفہ عطا کی جو کہ اُن کی یادوں کا گلشن مہکاتی رہیں گی۔

دیارِ حبیب کی حاضری:

کون سا مسلمان ہے جس کے دل میں مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ کی حاضری وزیارت کا شوق نہ مچلتا ہو۔ کون ہے جس کے دل میں مہبط انوار الٰہیہ کی حاضری کی تڑپ نہ ہو۔

قاری صاحب بکثرت درود وسلام کا وظیفہ کرتے اور نبی کریم ﷺ سے آپ کو انتہاء درجے کا عشق اور پیار تھا۔ جب بھی سرکار کریم ﷺ کا ذکر مبارک کرتے اکثر آپ کی آنکھیں نم ہو جایا کرتی تھی۔ اور آپ کے عشق رسالت کی بہترین دلیل آپ کا دین اسلام کی خاطر زندگی کا لمحہ لمحہ بسر فرمانا ہے۔ حضور پرنور ﷺ سے محبت اور پیار ایمان کی نشانی و علامت ہے۔ قاری صاحب نبی ﷺ سے عقیدت ومحبت کو اپنے لئے سرمایہ حیات وافتخار جانتے تھے اور حضور پرنور ﷺ کی شان اور آن کی خاطر دل وجان سے قربان ہونے کیلئے ہر لمحہ تیار رہتے تھے۔

محترم محمد بلال حبیب قادری صاحب جگر گوشہ قاری صاحب رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ بیان کرتے ہیں کہ جب کہ اہل محلہ میں سے کوئی حج یا عمرہ شریف کی سعادت کیلئے جاتا تو مجھے ہار لانے کو کہتے جب میں وہ ہار لاتا تو سب کے گلوں میں وہ ہار پہناتے اور ان کو ''رفیق الحرمین'' اور ''رفیق المعتمرین'' پیش کرتے اور مدینہ منورہ کے آداب سمجھاتے اور بیان کرتے ہوئے سیدی اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ کا یہ شعر

پھول کیا دیکھوں میری آنکھوں میں
دشت طیبہ کے خار پھرتے ہیں

اور شہنشاہ سخن برادر اعلیٰ حضرت مولانا حسن رضا خاں رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ کا شعر

خارِ صحرائے نبی پاؤں سے کیا کام تجھے
آمری جاں مرے دل میں ہے رستہ تیرا

سناتے ہوئے آبدیدہ ہو جاتے اور ان کو رخصت کر کے گھر میں آکر پھوٹ پھوٹ کر روتے اور عرض کرتے:

''یارسول اللہ ﷺ مجھے بھی بلاؤ۔''

آپ کی یہ درد بھری آہیں اور فریادیں حضور ﷺ نے قبول کیں اور آپ کو ۲۰۱۱ء میں اپنے در اقدس کی حاضری کا شرف نصیب فرمایا۔ مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کے ادب کا یہ عالم تھا کہ کبھی بھی ایسا نہ ہوا کہ مکہ مدینہ منہ سے نکلا ہو جب بھی نام لیتے تو ''مکہ معظمہ'' اور ''مدینہ منورہ'' کہتے وہاں سے آئی ہوئی کھجور کی گٹھلی کبھی بھی نیچے نہیں پھینکی بلکہ سنبھال کر رکھتے پھینکنے کو بے ادبی سے تعبیر کرتے تھے۔

تنگدستوں سے حسن سلوک:

روز قیامت اس شخص کو بھی اللہ تعالیٰ عزت بخشے گا جو شخص تنگ دست، مقروض کو مہلت دیتا تھا یا انہیں معاف کر دیتا تھا۔ حضرت سیدنا ابوہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے مروی ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"من انظر معسرا او وضع له. اظله الله یوم القیامة تحت ظل عرشه. یوم لا ظل الا ظله."

''جو تنگ دست مقروض کو مہلت دے یا اس کے قرض ہی سے کچھ چھوڑ دے۔ اُسے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اپنے عرش کے سائے تلے جگہ دے گا اور اس دن اللہ کے عرش کے علاوہ کوئی سایہ نہیں ہوگا۔''(۶)

۶: الترمذی: ''الجامع الصحیح'' ابواب البیوع، باب: ماجاء فی انظار المعسر والرفق به، رقم الحدیث: ۱۳۰۶ صفحہ ۳۱۶ مطبوعہ دار السلام للنشر والتوزیع الریاض۔

ایک دوسری روایت میں یہ الفاظ بھی آئے ہیں:
"قال رسول اللہ ﷺ :من احب ان یظلہ اللہ فی ظلہ فلینظر معسرا ،اولیضع لہ۔"
"رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص یہ چاہے کہ اللہ تعالیٰ اسے (روز قیامت) عرش کا سایہ نصیب کرے اُسے چاہیے کہ وہ تنگدست مقروض کو مہلت دے یا اسے قرض معاف کردے۔"(۷)

سیدنا حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:
"مات رجل فقیل لہ:ما کنت تقول؟ قال : کنت ابایع الناس فاتجوز عن الموسر، و اخفف عن المعسر، فغفرلہ۔"

قاری صاحب میں یہ وصف بھی بدرجہ اتم پایا جاتا تھا اگر کوئی تنگدست آپ سے قرض مانگتا دے دیتے اور جلد واپس کرنے کا تقاضا بھی نہ کرتے تھے اگر محسوس کرتے کہ یہ شخص لیا گیا قرض واپس نہیں کر سکے گا تو اس کو قرض معاف کر دیا کرتے تھے اور مہلت کا عالم تو یہ ہوتا تھا کہ فرماتے جب تیرے پاس ہوں گے اُس وقت واپس دے دینا یہ کہہ کر دیا گیا قرض بھول جایا کرتے تھے اگر وہ دے دیتا تو صحیح ورنہ جلد واپس کرنے کا تقاضا مت کرتے۔

محترم حافظ محمد عمران صاحب بیان کرتے ہیں کہ :اکثر فرمایا کرتے تھے کہ اگر کسی کو قرض دو تو واپسی کیلئے اصرار مت کرو جتنے جتنے کرکے آپ کا وہ مسلمان بھائی دے چپ کر کے لے لو اور اگر محسوس کرو کہ یہ تو زیادہ ہی غریب ہے۔اس کیلئے واپس کرنے کیلئے پیسے نہیں ہیں اگر دے گا تو کسی اور سے قرض لے کر دے گا تو اس کو کسی اور کا مقروض بننے سے بچاتے ہوئے اس کو ویسے ہی اللہ کی رضا کیلئے معاف کردو۔

بدمذہبوں سے نفرت:

قرآن وسنت میں بدمذہبوں سے نفرت کرنے کی تعلیم ملتی ہے۔قاری صاحب کی والدہ صاحبہ بیان کرتی ہیں کہ:
"ایک مرتبہ گاؤں (مہیس شمالی) میں غیر اہلسنت جماعت والے آئے۔حبیب نے اُن کے پاس بیٹھنا شروع کر دیا۔اس کا اثر بھی یہ ہوا کہ اس نے نماز کے بعد درود شریف پڑھنا چھوڑ دیا۔والد صاحب کو پتا چلا تو سخت ناراض ہو کر گھر سے نکال دیا۔رات گھر سے باہر رہا صبح والد سے معافی مانگی اور توبہ کی تو والد نے گھر آنے کی اجازت دے دی۔ اکثر اپنے بچوں اور تلامذہ کو یہ واقعہ سنا کر بدمذہبوں کی صحبت کے بُرے اثرات سے آگاہ کیا کرتا تھا۔"

ڈاکٹر محمد ندیم رضوی صاحب بیان کرتے ہیں کہ:
"قاری صاحب ہفتہ میں دو دن جامعہ میں درس دیا کرتے تھے جس میں اکثر بدمذہبوں سے بچنے کی ترغیب دلاتے ان کے برے عقائد ونظریات سنا سنا کر طالبات کے دلوں میں بدمذہبوں کی نفرت بڑھاتے تھے۔"

حافظ محمد عمران صاحب بیان کرتے ہیں کہ:
"جب آپکے ہاں چھوٹے بیٹے محمد مشتاق حبیب کی پیدائش ہوئی تو گھٹی کیلئے قاری صاحب کی والدہ صاحبہ کسی کی دکان سے لاعلمی کی وجہ سے بدعقیدہ کی دکان سے شہد لے آئیں تو آپ نے والدہ صاحبہ سے پوچھا کہاں سے شہد خریدا ہے تو آپ کی والدہ صاحبہ نے آپ کو بتایا کہ فلاں دکان سے خریدا ہے۔آپ کہنے لگے امی جی وہ تو بدعقیدہ کی دکان ہے۔میرے بیٹے کو گستاخ رسول کی دکان سے خریدے گئے شہد سے گھٹی مت دینا نحوست ہوگی اور پھر وہ شہد ضائع کر دیا گیا۔"

محترم محمد اشفاق احمد رضوی صاحب بیان کرتے ہیں کہ:
"بدمذہبوں سے سخت نفرت کرتے تھے کہ کبھی کسی بدمذہب سے نہ ہاتھ ملایا اور نہ کسی بدمذہب کے جنازے میں شریک ہوئے۔ بدمذہب سے نفرت کا یہ عالم تھا کہ بدمذہب کو دیکھتے ہی چہرے پر ناگواری محسوس کرتے ہوئے چہرہ پھیر لیا کرتے تھے۔"

مزید یوں کہا:
"میں نے قاری صاحب کے ساتھ لمبا سفر صرف ایک ہی کیا جو سانگلہ ہل سے سیالکوٹ تک کا تھا۔راستہ میں درود شریف پڑھتے اور ذکر کرتے ہی پایا۔اگر کوئی بات کی تو وہ کی جو اچھی تھی ورنہ خاموش

۷:ابن ماجہ :"السنن" کتاب الاحکام، باب :انظار المعسر، رقم الحدیث: ۲۴۱۹، صفحہ ۳۳۵ مطبوعہ دار السلام للنشر و التوزیع الریاض۔

رہے۔فضول گفتگو سے خود بھی پرہیز کرتے تھے اور دوسروں کو بھی اسی کی ہی تلقین فرماتے تھے۔راستے میں بھی اگر کسی بدمذہب نے سلام کہا تو اس کا جواب نہیں دیا۔"

رمضان المبارک کے معمولات:

رمضان المبارک کے معمولات کچھ یوں تھے:

ا: سب سے پہلے وضو کرکے نماز تہجد ادا کرتے، پھر قرآن پاک کی تلاوت میں مصروف ہو جاتے، اس کے بعد سحری کرتے اور سنتیں ادا کرکے اور مسجد چلے جاتے وہاں جا کر نماز فجر پڑھاتے تھے۔

۲: نماز فجر کے بعد اکثر اوقات درس دینے کا معمول تھا۔

۳: نماز اشراق پڑھ کر کبھی تو فوری آرام کیلئے لیٹ جاتے اور اکثر اوقات قرآن پاک کی تلاوت ہی فرمایا کرتے تھے۔

۴: ۹ بجے نہا کر جامعہ چلے جاتے، ۱۲:۰۰ یا ۱۲:۳۰ بجے واپس آجاتے کچھ دیر آرام کرنے کے بعد پھر وضو کرکے درود شریف پڑھنے کیلئے بیٹھ جاتے یا قرآن پاک کی تلاوت کرتے یہ سلسلہ ظہر کی اذان تک جاری رہتا۔

۵: ظہر کی اذان کے بعد گھر میں سنتیں ادا کرتے اور پھر مسجد میں چلے جاتے اور نماز ظہر پڑھاتے۔

۶: رمضان المبارک میں چھوٹے بچوں کو ناظرہ قرآن مجید پڑھانے کا سلسلہ نماز ظہر کے بعد ہوتا، بچوں کو پڑھانے بیٹھ جاتے اور ساتھ خود بھی تلاوت جاری رکھتے یہ سلسلہ کبھی کبھی تو نماز عصر تک جاری رہتا لیکن اکثر اوقات نماز عصر سے گھنٹہ ڈیڑھ گھنٹہ پہلے چھٹی کردیتے۔

۷: نماز عصر کی جماعت کرواتے پھر اس کے بعد چھوٹی بچیوں کو ناظرہ قرآن مجید پڑھانے بیٹھ جاتے اور یہ سلسلہ نماز مغرب سے آدھ پون گھنٹے پہلے ختم ہوتا۔

۸: گھر چلے جاتے بچوں اور بچیوں کو اور والدہ صاحبہ کو چٹائی پر بٹھا لیتے اور آدھے گھنٹے کی محفل کرتے جس میں تلاوت قرآن، نعت شریف پڑھنے والے کو انعام دیتے۔اس کے بعد سب کچھ جو پڑھا ہوتا تھا اس کا ایصال ثواب جمیع اُمت محمدیہ ﷺ کو ایصال ثواب کرنے کا معمول تھا۔یہ سلسلہ بالعموم تو جمیع اُمت محمدیہ کیلئے ہوتا مگر بالخصوص اُمت محمدیہ کے اُن لوگوں کیلئے ہوتا جن کیلئے پیچھے سے کوئی دعائے مغفرت و ایصال ثواب کرنے والا نہ ہوتا تھا۔

۹: افطاری اکثر اوقات میں کھجور اور پانی سے گھر میں ہی کرتے تھے۔

۱۰: نماز مغرب کیلئے مسجد چلے جاتے، نماز مغرب پڑھاتے اس کے بعد فوراً گھر آجاتے کھانا کھاتے اس کے بعد والدہ کے ساتھ بیٹھ جاتے اور قرآن شریف کی تلاوت شروع کرلیتے تقریباً نماز عشاء کی اذان تک یہ سلسلہ جاری رہتا پھر سنتیں گھر میں ہی ادا کرتے اور مسجد چلے جاتے۔

۱۱: مسجد میں نماز عشاء پڑھاتے اور اس کے بعد جس قاری صاحب کا اہتمام کیا گیا ہوتا نماز تراویح پڑھانے کیلئے وہ نماز تراویح پڑھاتا، اس کے بعد وتر خود پڑھاتے اس کے بعد دعا ہوتی اور گھر واپس تشریف لے آتے۔

۱۲: کچھ کمی بیشی کے ساتھ پورا رمضان المبارک یہی سلسلہ جاری رہتا۔

۱۳: تقریباً پچیس سے زائد گھروں مین رمضان المبارک میں راشن لے کر پہنچاتے تھے۔

۱۳: دو ماہی مجلہ "صاحب لولاک" سانگلہ ہل بابت جون، جولائی ۲۰۱۶ء میں قاری صاحب کی طرف سے دیے گئے اشتہار بعنوان "سالانہ تقاریب مقدس برائے خواتین رمضان المبارک" سے آپکی یہ مصروفیت اور معمول بھی سامنے آتا ہے۔اس اشتہار کی تفصیل کچھ یوں ہے۔

۱۴: بوقت صبح ۸ بجے سے دن گیارہ بجے تک بمقام جامعہ فاطمۃ الزہراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا للبنات۔

۱۵: ۳ رمضان المبارک یوم سیدہ فاطمۃ الزہراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا۔

۱۶: ۱۰ رمضان المبارک یوم اُم المومنین سیدہ خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا۔

۱۷: ۱۷ رمضان المبارک یوم شہدائے بدر۔

۱۸: ۱۸ رمضان المبارک یوم اُم المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا۔

۱۹: ۲۱ رمضان المبارک یوم سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

جمعۃ المبارک کے معمولات:

قاری صاحب کے جمعۃ المبارک کے دن دیگر دنوں سے ہٹ کر یہ معمولات بھی تھے۔

۱: جمعۃ المبارک کے دن نماز فجر کے بعد درس کی جگہ درود پاک کی مختصر محفل کرواتے جس میں سب احباب خاموشی سے بیٹھ کر اپنے آقا و مولیٰ ﷺ کی بارگاہ میں درود و سلام کے نذرانے پیش کرتے اور آخرت میں دعا ہوتی۔

صاحبزادہ محمد بلال حبیب قادری صاحب بیان کرتے ہیں کہ:

''جب ابو جان نے یہ سلسلہ شروع کروایا تو ایک شخص کو خواب میں نبی کریم ﷺ کی زیارت ہوئی۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

''قاری صاحب کو کہنا بہت اچھی محفل ہوتی ہے اس کو جاری رکھنا''۔

۲: جمعۃ المبارک کے دن سنت کے مطابق غسل کرتے۔ خوشبو لگاتے اگر داڑھی کا خط یا بال وغیرہ کٹوانے ہوتے تو غسل سے قبل ہی کٹوا لیتے۔

۳: جمعۃ المبارک کے دن ناخن کاٹنے کا بھی معمول تھا۔

۴: جب جمعۃ المبارک کی تیاری مکمل ہو جاتی تو QTV پر حجۃ الکاملین، برہان الواصلین، امام الاولیاء، حضرت سیدنا داتا گنج بخش علی ہجویری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ کے مزار والی مسجد سے براہ راست ہونے والی نازش اہلسنت حضرت علامہ مولانا مفتی محمد رمضان سیالوی صاحب کا خطاب کچھ دیر بیٹھ کر سن لیتے۔

۵: اسکے بعد اپنے بڑے صاحبزادے محمد بلال حبیب قادری صاحب کیساتھ مرکز اہلسنت، جامع مسجد مرکزی سنی رضوی (آستانہ عالیہ شیر اہلسنت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ) میں آ کر نماز جمعۃ المبارک ادا فرماتے۔

۶: نماز جمعۃ المبارک کے بعد پڑھے جانے والے سلام رضا ''مصطفی جان رحمت پہ لاکھوں سلام میں'' کھڑے ہو کر باادب حاضری پیش کرتے۔

۷: راقم الحروف کئی بار ملاحظہ کر چکا ہے کہ اس کے بعد مناظر اسلام، شیر اہلسنت، خلیفہ حجۃ الاسلام، فیضان یافتہ محدث اعظم پاکستان حضرت علامہ مولانا مفتی محمد عنایت قادری رضوی حامدی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ کے مزار عالیہ پر حاضری اور دعا کا معمول تھا۔

۸: پھر یہاں سے سیدھے قبرستان جاتے جہاں اپنے والد گرامی گو قدر کی قبر پر حاضری دینے کا معمول تھا اس کے مطابق وہاں حاضری دیتے اور دعا کر کے گھر آ جاتے۔

قاری صاحب کی والدہ ماجدہ بیان کرتی ہیں کہ:

''ہر جمعۃ المبارک کو اپنے والد اور بھائی کی قبر پر باقاعدگی سے جایا کرتے تھے''۔

ہر جمعۃ المبارک کو والد کی قبر پر باقاعدگی سے جانا کتنا عظیم کام ہے اور باعث اجر و ثواب ہے۔ ملاحظہ ہو نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''من زار قبر ابویہ او احدھما فی کل جمعۃ غفر لہ و کتب برا۔''

''جس شخص نے ہر جمعۃ المبارک کو اپنے والدین میں سے دونوں یا کسی ایک کی قبر کی زیارت کی تو اس کی بخشش کر دی جاتی ہے اور اس کا نام نیکو کاروں میں لکھ دیا جاتا ہے''۔(۸)

۹: نماز عصر کی ادائیگی سے لیکر نماز مغرب تک اپنے مصلیٰ امامت پر بیٹھ کر بغیر کسی سے بولے اور گفتگو کئے درود شریف پڑھنے کا عرصہ بارہ تیرہ سال سے مسلسل معمول تھا۔ اس دوران آپ کا موبائل بھی بند ہی ہوا کرتا تھا۔ محترم حاجی محمد امین حبیبی صاحب بیان کرتے ہیں کہ ان کے اس عمل مبارک کا علم ہونے پر جامعہ کی کئی طالبات نے بھی یہ حسین سلسلہ آپ کی زندگی میں ہی شروع کر لیا تھا۔

روزانہ کے معمولات زندگی:

قاری صاحب کے روزانہ کے معمولات کچھ ایسے ہوا کرتے تھے۔

۱: روزانہ ۴:۳۰ بجے اُٹھتے وضو کر کے نماز تہجد ادا کرتے تھے۔ نماز تہجد کی پابندی کا عالم یہ تھا کہ جس دن آپ کا وصال ہوا ہے اس دن بھی آپ نے نماز تہجد پڑھی ہوتی تھی۔

۲: اس کے بعد قرآن پاک کی تلاوت شروع کر دیا کرتے

۸: الطبرانی: ''المعجم الاوسط'' من اسمہ محمد، رقم الحدیث: ۶۱۱۴ جلد ۴ صفحہ ۳۲۱ مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت، لبنان۔

تھے جو اذان فجر تک جاری رہتی۔ اذان فجر کے بعد گھر میں ہی سنتیں ادا کرتے تھے۔

۳: پھر نماز فجر کے لئے مسجد چلے جاتے، اور نماز فجر کی جماعت کرواتے تھے۔

۴: نماز فجر کی ادائیگی کے بعد اکثر درس کا معمول ہوا کرتا تھا۔

۵: پھر چھوٹے بچوں کو ناظرہ قرآن مجید پڑھاتے تھے۔ آپ کے پاس ناظرہ قرآن پاک پڑھنے والے بچوں کی تعداد تقریباً ۲۰۰ سو کے قریب تھی۔ یہ پڑھانے کا سلسلہ ۷:۴۵ تک جاری رہتا اس کے بعد گھر واپس آجاتے تھے۔

۶: نہاتے اور کھانا کھاتے اور اپنا سائیکل پکڑتے اور جامعہ فاطمۃ الزہراء للبنات میں پہنچ جاتے۔

۷: نماز ظہر جامعہ سے ملحقہ جامعہ مسجد تالاب والی میں ادا فرماتے تھے۔

۸: جامعہ سے واپسی تقریباً ۲:۵۰ پر ہوا کرتی تھی۔ واپس پہنچ کر تھوڑی دیر آرام کر لیتے، اکثر اوقات دوپہر کا کھانا نہیں کھایا کرتے تھے۔

۹: اذان عصر ہوتی اُٹھتے اور وضو کرتے سنتیں گھر میں ہی ادا کرنے کے بعد مسجد میں چلے جاتے تھے۔

۱۰: مسجد میں نماز عصر کی جماعت کرواتے اور پھر چھوٹی بچیوں کو ناظرہ قرآن پاک پڑھاتے۔ بچیوں کی تعداد بھی سو کے لگ بھگ ضرور ہوا کرتی تھی۔ یہ معمول نماز مغرب سے چند منٹ قبل تک جاری رہتا تھا۔ اذان مغرب ہوتی اگر وضو تازہ کرنا ہوتا تو کر لیتے پھر نماز مغرب کی امامت کرواتے تھے۔

۱۱: نماز مغرب کی ادائیگی کے بعد گھر واپس چلے جاتے اور کھانا کھاتے اور پھر اگر کوئی ملنے والا آجاتا تو اس کو کھانا کھلاتے اور اس کے ساتھ اذان عشاء تک کچھ گفتگو کر لیتے تھے۔

۱۲: نماز عشاء کے لئے پھر وضو کرتے سنتیں گھر میں ہی ادا کرنے کے بعد مسجد میں چلے جاتے تھے۔

۱۳: مسجد میں نماز عشاء کی امامت کروانے کے بعد پھر گھر واپس چلے جاتے تھے۔ پھر رات ۱۰:۰۰ بجے تک دینی کتب مثلاً بہار شریعت، فتاویٰ رضویہ وغیرہ کا مطالعہ فرماتے رہتے تھے۔

۱۴: ۱۰:۳۰ بجے سونے کا معمول ہوا کرتا تھا۔

۱۵: اکثر اوقات سنتیں اور نوافل اور نماز تہجد گھر میں پڑھنے کا معمول تھا۔

اتنے سخت معمولات کے باوجود محلہ والوں کو مکمل وقت، جامعہ کو مکمل وقت، میٹنگ میں سب سے پہلے پہنچ جانا، گھریلو معاملات کو دیکھنا، شادی، محافل، جلوس، جنازہ، ختم اور تیمارداری کیلئے بھی وقت نکال لینا سمجھ سے ماوراء ہے۔

یہی بات محترم حاجی محمد امین جیبی صاحب نے محترم سید حفیظ الحسن شاہ صاحب سے کہی اور ساتھ کہا کہ وہ ایک بندہ ہو کر دس بندوں جتنا کام کرتا تھا۔

شاہ صاحب یہ بات سن کر رو پڑے اور فرمایا:

"وہ اللہ کے ولی تھے، سب معاملات کو سلجھاتے تھے اکیلے ہوتے ہوئے بادی النظر تھے۔ اتنے سارے کام کوئی صاحب ولایت شخص ہی کر سکتا ہے۔ میں ان کو بڑی قریب سے ہو کر دیکھا ہے ان کو آنکھوں میں میل تک نہ تھی۔"

۔۔۔جاری ہے۔۔۔

بسم الله الرحمن الرحیم

مَولایَ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا
عَلٰی حَبِیْبِکَ خَیْرِ الْخَلْقِ کُلِّهِمْ
هُوَ الْحَبِیْبُ الَّذِیْ تُرْجٰی شَفَاعَتُهٗ
لِکُلِّ هَوْلٍ مِنَ الْاَهْوَالِ مُقْتَحِمٖ
مُحَمَّدٌ سَیِّدُ الْکَوْنَیْنِ وَالثَّقَلَیْنِ
وَالْفَرِیْقَیْنِ مِنْ عُرْبٍ وَّمِنْ عَجَمٖ
فَاِنَّ مِنْ جُوْدِکَ الدُّنْیَا وَضَرَّتَهَا
وَمِنْ عُلُوْمِکَ عِلْمَ اللَّوْحِ وَالْقَلَمٖ

صلّی اللّٰہ تعالٰی علیہٖ وعلٰی اٰلہٖ واصحٰبہٖ وبارک وسلّم

Monthly
Ahl-e-Sunnat International
Gujrat - Pakistan
Regd. No. CPL 73
www.qadriaashrafia.org
Mob:0333.8403147/0313.9292373

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

قربانی کی کھالیں
اَلجامِعۃُ الاَشرَفِیّۃ کو دیجئے

دین کے اس کثیر الفوائد قلعے کی تعمیر وتوسیع، تکمیل وترقی کیلئے مخلصانہ دعائیں کیجئے۔

قربانی کی کھالوں، زکوٰۃ، فطرانہ، دیگر صدقات اور فراخ دلانہ عطیات

کے ذریعے اس عظیم مادرِ علمی کی بقاء وتکمیل میں اپنا کردار ادا کیجئے۔ آپ کا یہ نیک عمل بلاواسطہ دینِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی معاونت وعظیم صدقۂ جاریہ ہوگا۔

اس وقت **عید قربانی** کی آمد آمد ہے۔ اس مبارک موقع پر اپنے اور اپنے احباب کے **قربانی کے جانوروں کی کھالیں** یا انکی قیمت اپنے مرکزی "الجامعة الاشرفية" کے مستحق طلباء وطالبات کو دیکر ثواب دارین حاصل کریں۔ اپنے احباب کو بھی اس کارِ خیر کی طرف متوجہ فرمائیں۔ رقم جمع کرواتے وقت رسید ضرور حاصل کریں۔ فقیر قادری کی دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کو زیادہ برکتوں سے نوازے، دینی ودنیوی سعادتوں وترقیوں سے ہمکنار فرمائے، اور آپکی مشکلیں آسان فرمائے۔ حَسْبُنَا اللّٰہُ وَنِعْمَ الْوَکِیْل۔ دعا گو:

حضور خواجہ پیر **مفتی محمد اشرف القادری** محدث نیک آبادی
مرکزی سجادہ نشین خانقاہ قادریہ عالیہ نیک آباد مراڑیاں شریف گجرات
بانی ومہتمم اعلیٰ الجامعۃ الاشرفیۃ گجرات

المشتہر
ابوالنبیل **محمد حسین جمیل اعظمی**
ناظم شعبہ نشر واشاعت **الجامعۃ الاشرفیۃ** گجرات، پاکستان
موبائل 0333.8403147/ 0321.6209101
0300.6203388/ 0333.8436514
فون 053. 3525149

قادریہ اشرفیہ گرافکس 0346.6873918
"الجامعة الاشرفية" علی مسجد گجرات 0312.6873918